صبح عشرت کی شام ہوتی ہے	[illegible]
ہان اجل آج آجاتا ہے	[illegible] احتشام ہو رہا ہے

یون تو خود ہی دنیا ایک عجیب تماشہ ہے جو صبح و شام کی رنگ برنگی سے ہر وقت اور ہر روز زمانہ کا انقلاب دکھاتی رہتی ہے لیکن بعض عبرتین ایسی بھی ہوتی ہین کہ ارباب صاحب ہوش ہوش پکڑتے اور اپنی آیندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہین۔ نہین نہین بلکہ دنیوی واقعات کو کامل اور سچی پیشین گوئی تصور فرماکر اس سے ہونہار نتیجے نکالتے ہین چنانچہ جنکی طبیعتون مین خدائے تعالی نے یہ صلاحیت اور جوہر لطیف پیدا کیا ہے وہ کھیل مین سے بھی ایک نہ ایک کام کی بات حاصل کر لیتے ہین بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ۔

قطعہ

نگونہ راز سے بازیچہ چرخ	گزان پند سے نگیرد صاحب ہوش
اگرچہ در باب حکمت پیش نادان	بخواند آیدش بازیچہ در گوش

چونکہ بقا نشست بازی کے واسطے ثبات نہیں اور فنا ہاتھ سے لئے ہر دم موجود ہے اس لئے مناسب ہے کہ زمانہ نیرنگ نما کے انقلاب کے جو جو ورق الٹا جاتا ہے ہم اس کی ایک ایک نقل اپنے عبرت اور گزشتہ واقعات کی کیفیت معلوم کرنے کی غرض سے اپنے پاس رکھتے جائیں تاکہ ہمیں زمانہ گذشتہ اور آئندہ سے ہر گھڑی ترقی و تنزل کا سبق ملتا رہے اور ہم اپنے اس چند روزہ عروج پر حد سے زیادہ نازاں نہوں ۔ بلکہ ان امور کی اصلاح میں کوشش کریں جنھوں نے پچھلوں کو کہیں کا نہ رکھا اور اگلوں کے ساتھ بھی شاید ویسے ہی سلوک کریں پس اس لحاظ سے اگر ہم شاہان دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کے طریق معاشرت کا ہو بہو وہ ذکر لکھیں جس کے سننے کو ہماری آئندہ نسلوں کے کان ہمیشہ ترستے اور آنکھیں دیکھنے کو پھڑکتی رہیں گی تو کچھ بیجا نہیں ان کی قوم کے واسطے بھی ایک عمدہ اور دیرپا یادگار رہے ۔ کیونکہ ابھی تک تو بعض بعض اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور بزرگوں سے سننے والے آدمی موجود ہیں

درحقیقت واقعات کا اس طرح پر بیان کرنا انہیں کا حصہ

ہے یہ بات صاحب عالم بہادر مرزا سلیمان شاہ صاحب

بہادر دام اقبالہ ذاتہ العالی یادگار حضور مغفور کی ذرہ نوازی کا تصدق

اس کتاب میں حضرت ابوالنصر معین الدین اکبر شاہ

ثانی کے [illegible] ابو ظفر سراج الدین محمد

بہادر شاہ

آخر بادشاہ دہلی کے عہد تک سلطنت مغلیہ کے کل برتاؤ رسم و رواج

رسمیں - خانگی معاملات - دربار اور سواری کے قاعدے

جشن اور نذروں کے ترتیب - زنانہ اور مردانہ مجلسوں کے

نشست - تمام شاہزادوں کے [illegible] تخت نشینی اور مرنے کی کیفیت

وغیرہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہے - چنانچہ مضامین

فہرست [illegible] ہو سکتا ہے

یہ کتاب مصنف [illegible] ہندوستان کے [illegible]

خاندانی اور شریف لوگوں کے کتب خانوں میں رکھے

جانے کی غرض سے نہایت عمدہ کمال صحت سے

چھاپی گئی ہے - اس لئے تمام اہل مطابع کی خدمت میں التماس

ہے کہ وہ اس کے چھاپنے یا دوسری طرز پر کر لینے کی

جرأت نہ فرمائین ورنہ حکام وقت کی تکلیف دہی اور اپنی سرگردانی کا آپ سبب ہون گے فقط۔

فہرست مضامین بزم آخر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل سیروا فی الارض ثم انظروا

اللہ اکبر

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن مین	بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال

رات

دیکھو! بادشاہ محل مین آرام فرماتے ہین۔ چپی والیان چپی کر رہی ہین۔ باہر قصہ خوان بیٹھا داستان کہہ رہا ہے۔ ڈیوڑھیان مامور ہین۔ اندر حبشنیان (قوم ولایت) - ترکنیان (قوم ولایت) - قلماقنیان (قوم ولایت) پہرے دے رہی ہین۔ باہر حبشی - قلار - دربان - مردھے (سردار پیادہ) - پیادے - سپاہی پہرے چوکی سے ہشیار ہین۔ اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی دغی

صبح

چلمچی آفتابے والیون نے زیر انداز بچھا چوکی آفتابہ لگایا۔ وہان
خانے والیان۔ وہان۔ پاؤن پاک۔ بیٹھنی پاک سے ٹھہری
ہین۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ سب نے مجرا کیا مبارکباد
دی۔ طشت چوکی پر گئے۔ پھر وضو کیا۔ نماز پڑھی وظیفہ
پڑھا۔ اتنے مین توشہ خانے والیان کمخاب کا دست اچھے
لے کر حاضر ہین۔ پوشاک بدلی۔ دیکھو تو جسولنی کیسے
ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے۔

جہان پناہ! حکیم جی حاضر ہین۔ حکم ہوا ہون! یعنی بلا لو۔ والیو
وہ پردہ ہوگیا۔ آگے آگے جسولنی پیچھے پیچھے حکیم جی۔ پردہ وا
دائے چلے آتے ہین۔ مجرا کیا۔ نبض دیکھی۔ رخصت ہوئے۔ دواخانے
ہین سے تبرید کمخاب کے گنے مین اسی ہوئی۔ اوپر مہر لگی ہوئی
آئی۔ دواخانے والیون نے سامنے مہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی۔
ٹھنڈے خانے والیون نے ٹھنڈہ تازہ کر کارچوبی زیر انداز
بچھا۔ چاندی کے تاش مین لگا دیا۔ کٹوری تیار کر ٹھنڈے
پر رکھ دی۔ بادشاہ نے ٹھنڈا نوش کیا۔ محل کی سواری کا حکم دیا

خاصہ

کہاریاں. کشمیرنیں دوڑیں - دیکھو ہنڈکلیا - چھوٹے خاصے
بڑے خاصے کے خوان سر پر لئے چلی آتی ہیں. خوانوں کا تار لگ
رہا ہے - ایلوا خاصے والیوں نے پہلے ایک سات گز لمبا تین
گز چکلا چمڑا بچھایا اوپر سفید دسترخوان بچھایا - بیچوں بیچ ایں دو گز
لمبی ڈیڑھ گز چکلی - چھ گرہ اونچی چوکی لگا - اس پر بھی پہلے چمڑا پھر
دسترخوان بچھا - خاص خوراک کے خوان مہر لگے ہوئے چوکی پر لگا
خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی اس پر بادشاہ خاصہ کھائیں گے
باقی دسترخوان پر بیگماتیں - شاہزادے شاہزادیاں کھانا کھائیں
گی - لو اب کھانا چنا جاتا ہے -

کھانوں کے نام

چپاتیاں (پتلی روٹی) - پھلکے - پراٹھے (چھوٹی روٹی) - روغنی روٹی - بری روٹی (دال بھری ہوئی ہو) - بیسنی روٹی
خمیری روٹی - نان - شیرمال - گاؤدیدہ - گاؤزبان - کلچہ - باقرخانی
غوصی روٹی - بادام کی روٹی - پستے کی روٹی - چاول کی روٹی - گاجر
کی روٹی - مصری کی روٹی - نان پنیر (ولایتی) - نان گلزار (ولایتی) - نان قماش (ولایتی)

نان تنکی ۔ بادام کی نان خطائی ۔ پستے کی نان خطائی چھوارے کی نان خطائی

پہلی و بڑی روٹی

یخنی پلاؤ ۔ موتی پلاؤ ۔ نورمحلی پلاؤ ۔ نکتی پلاؤ ۔ فالسائی پلاؤ ۔ آبی پلاؤ

ایجاد نورجہان

سنہری پلاؤ ۔ روپہلی پلاؤ ۔ بیضہ پلاؤ ۔ اناناس پلاؤ ۔ کوفتہ پلاؤ ۔ بریانی

پلاؤ ۔ چلاؤ ۔ سالمے بکرے کا پلاؤ ۔ بونٹ پلاؤ ۔ شولہ ۔ کھچڑی

کشمش پلاؤ ۔ نرگسی پلاؤ ۔ زمردی پلاؤ ۔ لال پلاؤ ۔ مزعفر پلاؤ ۔ قبولی

طاہری ۔ متنجن ۔ زردہ ۔ مزعفر ۔ سونیان ۔ من و سلویٰ ۔ فرنی ۔ کھیر

بادام کی کھیر ۔ کدو کی کھیر ۔ گاجر کی کھیر ۔ کنگنی کی کھیر ۔ یاقوتی ۔ نمش ۔ دودھ

کا دلمہ ۔ بادام کا دلمہ ۔ سموسے سلونے میٹھے ۔ شاخین ۔ سب کھجلے ۔ قتلمے

قورمہ ۔ قلیہ ۔ دو پیازہ ۔ ہرن کا قورمہ ۔ مرغ کا قورمہ ۔ مچھلی ۔ بورانی

رائتا ۔ کھیرے کی دوغ ۔ ککڑی کی دوغ ۔ پنیر کی چٹنی ۔ سمنی ۔ آش

دہی بڑے ۔ بینگن کا بھرتا ۔ آلو کا بھرتا ۔ چنے کی دال کا بھرتا ۔ آلو

کا دلمہ ۔ بینگن کا دلمہ ۔ کریلون کا دلمہ ۔ بادشاہ پسند کریلے

بادشاہ پسند دال ۔ بیخ کے کباب ۔ شامی کباب ۔ گولیون کے

کباب ۔ تیتر کے کباب ۔ بٹیر کے کباب ۔ نکتی کباب ۔ لوزات کے

کباب ۔ خطائی کباب ۔ حسینی کباب ۔ روٹی کا حلوا ۔ گاجر کا حلوا

کدو کا حلوا ۔ ملائی کا حلوا ۔ بادام کا حلوا ۔ پستے کا حلوا ۔ نگترے

کا حلوا ۔ آم کا مربا ۔ سیب کا مربا ۔ بہی کا مربا ۔ ترنج کا

مربا۔ کریلے کا مربا۔ نگترے کا مربا۔ پیٹھے کا مربا۔ آم کا مربا
گڑھل کا مربا۔ بادام کا مربا۔ گندے کا مربا۔ بانس کا مربا
ان سب قسموں کے مربے۔ اور لیموں کا اچار چٹنی۔ بادام کے
نقل۔ پستے کی نقل۔ خشخاش کے نقل۔ سونف کے نقل
مٹھائی کے رنگترے۔ شریفے۔ امرود۔ جامنیں۔ انار وغیرہ
پھیکے اچھے ہوتے ہیں۔ اور گیہوں کی بالیں مٹھائی کی بنی ہوتی ہیں
حلوا سوہن گری کا۔ پپڑی کا گوندے کا۔ حبشی۔ لڈو موتی چور
کے۔ مونگ کے۔ بادام کے پستے کے ملائی کے۔ لوزات مونگ
کی۔ دودھ کی۔ پستے کی۔ بادام کی۔ جامن کی۔ نگترے کی قاش
کی۔ چینی کی مٹھائی۔ پستہ مغزی۔ امرتی۔ جلیبی۔ برفی۔ پھینی
قلاقند۔ موتی پاک۔ در بہشت۔ بالوشاہی۔ اندرسے کی گولیاں
اندرسے وغیرہ یہ سب چیزیں قابوں۔ طشتریوں۔ رکابیوں
پیالوں۔ پیالیوں میں قرینے قرینے سے چنی ہیں۔ بیچ بیچ میں
نقلدان رکھے ہیں۔ اوپر قسمت خانہ کھڑا کر دیا۔ کٹوریاں عطر
پڑا ہوا ہے۔ مشک۔ زعفران۔ کیوڑے کی بو سے تمام
مکان مہک رہا ہے۔ چاندی کے ورقوں سے دسترخوان
جگمگا رہا ہے۔ چلمچی۔ آفتابہ۔ بیسدانی۔ چنبیلی کی کھلی۔ صندل کی

تکیون کی ڈبیان - ایک طرف زیر انداز پرنگی رومال - زانوپوش
دست پاک - یعنی پاک - ایک طرف رومال خانے والیان ہاتھون
مین لئے کھڑی ہین - جسولنی نے عرض کیا - حضور خاصہ تیار ہے
بادشاہ اپنی پلنگ پر چوکی کے سامنے آن کر بیٹھے - داہین
طرف ملکہ دوران - اور بیگماتین - بائین طرف شاہزادے
شاہزادیان بیٹھین - رومال خانے والیون نے زانوپوش
گھٹنون پر ڈالدیئے - دست پاک آگے رکھدیئے - خاصے
کی داروغہ نے خاص خوراک کی مہر توڑ - خاصہ کھانا شروع کیا
دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھا رہے ہین بیگماتین
شاہزادے - شاہزادیان - کیسے ادب سے بیٹھی نیچی
نگاہ کئے کھانا کھا رہی ہین - جس کو بادشاہ اپنے ہاتھ سے
الش مرحمت فرماتے ہین کیا سروقد کھڑے ہوکر آداب بجا کر لیتا ہے -
الحاصل جب بادشاہ خاصہ کھا چکے - دعا مانگی پہلے بین پھر کھلی
اور صندل کی ٹکیون سے ہاتھ دھوئے - دسترخوان بڑھایا پلنگ
خانے والیون نے جھٹ پٹ پلنگ جھاڑ جھوڑ - اوچھا - گدا چادر
کس کسا تکیے گل تکیے لگا تکیہ پوش ڈال - دولائی - چادرہ رضائی
پائنتی لگا - پلنگ آراستہ کیا - بادشاہ خوابگاہ مین

آئے۔ پلنگ پر بیٹھے۔ بھنڈا نوش کیا۔ گھنٹہ بھر بعد آب حیات
مانگا۔ آبدار خانے کی وارو غہ نے گنگا کا پانی جو صراحیون مین بھرا
برف مین لگا ہوا ہے۔ جھٹ ایک توڑ کی صراحی نکال مُہر لگا
گیلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالہ کیا۔ اُس نے بادشاہ کے
سامنے مُہر توڑ۔ چاندی کے ظرف مین نکال۔ بادشاہ کو پلایا
دیکھو اپیتے وقت سب کھڑے ہوگئے۔ جب پی چکے تو
سب نے "مزید حیات" کہا۔ مجرا کیا ایلو وہ دو پہر بجی۔ بادشاہ
پلنگ پر دراز ہوئے۔ خواب گاہ کے پردے چھُٹ گئے چپی
والیان چپی پر آبیٹھین۔ دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہوگئی کیا
مجال کوئی ہون تو کر سکے۔

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہگیا۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ وضو کیا ظہر
کی نماز و وظیفہ پڑھ کے۔ لوگون کی عرض و معروض سُنی کچھ بات
چیت کی۔ اتنے مین عصر کا وقت آگیا۔ عصر کی نماز۔ وظیفہ پڑھا
دو گھڑی دن رہ گیا جسولنی نے عرض کیا۔ "جہان پناہ! اعلٰحضرت
یوزک کا ب حاضر ہی" حکم ہوا "رخصت"۔ جھروکون آبیٹھے جسولنی نے آواز دی

دن کے بارہ بجے ۱۲

خبردار ہو! سپاہیوں نے سلامی اتاری۔ امیر امرا جھروکوں کے نیچے آ کھڑے ہوئے۔ مغرب کی اذان ہوئی۔ بادشاہ کھڑے ہو گئے مغرب کی نماز وظیفہ پڑھا۔ جھروکوں کے نیچے اور جہاں جہاں سپاہیوں کے پہرے ہیں وردیاں[1] بجنے لگیں۔ نقارخانے میں نوبت بجنی شروع ہوئی۔

[1] شام کے وقت سپاہی باجہ بجاتے تھے ۱۲

رات ہوئی

مشعلچیوں نے روشنی کی تیاری کی جھاڑ۔ فانوس۔ فتیل سوز[2]۔ یک شاخی دو شاخی۔ سہ شاخی۔ پنج شاخی پنجیاں۔ مشعل۔ لالٹینیں۔ روشن ہوئیں چار گھڑی رات آئی۔ لو وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری بجتی ہوئی مشعل ساتھ۔ دیوان عام۔ دیوان خاص میں سے ہو کر جھروکوں کے نیچے آیا۔ عشا کا وقت آیا۔ نماز وظیفے سے فارغ ہوئے ناچ گانے کی تیاری ہوئی۔ تان رس خان چوکی کے طائفے حاضر ہوئے۔ ناچ ہونے لگا ایلو سازندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ۔ سارنگی۔ تال کی جوڑی بجا رہے ہیں۔ ناچنے والی بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے۔ وہ ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی۔ دعائیں۔ پھر اسی طرح کھانے کی تیاری ہوئی۔ خاصہ کھایا۔ حقہ نوش کیا۔ وہی گھنٹہ بھر پیچھے آب حیات

[2] شمع کا شمعدان ۱۲

جاگے۔ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ آرام فرمایا چپی۔
کرنے والیاں، دستانیاں ہونے لگیں۔ جشن پیادے، ترکنیان۔ قلماقنیاں پلنگ کے
پاس پہرا موجود ہوئیں۔ ڈیوڑھیاں مامور ہوگئیں۔ حبشی۔ قلمار
دربان۔ مردھے بیاشے سپاہی ڈیوڑھی پر اپنی اپنی چوکی پہرے
پر کھڑے ہوگئے۔ حکیم طبیب خواجہ سرا چوکی میں حاضر ہوئے۔
صبح ہوئی۔ نماز۔ وظیفے سے فارغ ہو سواری کا حکم دیا۔

روزمرّہ کی سواری

دیکھو! بادشاہ ہواخوری کو سوار ہوتے ہین۔ سواری تیار ہے
بادشاہ برآمد ہوئے۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون
نے جواب دیا۔ اللہ و رسول خبردار ہے۔ سب نے مجرا کیا
چوبدار پکارا۔ کرو مجرا جہان پناہ بادشاہ سلامت۔ کہار
ہوادار لائے۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ چرن بردار نے۔ باناتی
زیرانداز مین چرن لپیٹ بغل مین مارے۔ دو خواص تخت روان
کے دونون طرف مورچھل لے کر ساتھ ہوئے۔ اور خواص۔
کشتی دستنبقچہ۔ رومال۔ پینی پاک۔ اگالدان اور ضرورت
کی چیزین لے کر چلے۔ جھنڈے بردار جھنڈا لے تختِ روان کے

بڑا برا گیا - بھنڈے کا پہنچ بادشاہ نے ہاتھ مین لے لیا ایک
توکرے مین آب حیات کی صراحیان برف مین لگی ہوئین - ایک عطر
آگ کی انگیٹھی - کوملون کے گل - چلیمین - تمباکو کہار بہنگی مین لئے
ساتھ ساتھ ہے - گھڑیالی ریت کی گھڑی سنگھ پال ہاتھ مین لٹکائے
گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے - امیر امرا تخت کا پایا پکڑے اپنے
اپنے رتبے سے چلے جاتے ہین - کہار پنکھا آفتابی ہے - عشق نلدار
چاندی کے شیر دہان سونٹے - لال لال - انگرکھے دار لکڑیان ہاتھون
مین لئے گرد وپیش تخت رواں کے چلے جاتے ہین - نقیب چوبدار
سونے روپے کے عصا ہاتھون مین لئے آگے آگے پکارتے جاتے
ہین - بڑھے جاؤ صاحب - بڑھاؤ قدم کو جا بجا ہے جہان پناہ
بادشاہ سلامت - خاص بردار ڈھلیتون کو دیکھو لال لال بانات
کے انگرکھے پہنے - کالی پگڑیان - دوپٹے سے کمر باندھے لال بانات
کے غلاف بندوقون پر چڑھے ہوئے - کندھون پر دھرے ڈھلیت
پیٹھ پر ڈھال کمر مین تلوار - لگائے اُن کے آگے کرکیٹ کڑکا کھتے
اُن کے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے - زربفت
کے غاشیے کارچوبی کام کے پڑے - سر پر کلغیان چھم چھم کرتے
چلے جاتے ہین - ستے چھر کاؤ کرتے جاتے ہین - دیکھو گھوڑا باگ سے

ہرتا پھرتا ہے کہار گھٹنے کے اشارے سے کام دیتے ہین جس طرح گھٹنے کا اشارہ بادشاہ کردیتے ہین۔ اُسی طرح ہرتے پھرتے ٹھہرتے چلتے ہین۔ اہلو! سورج کی کرن نکلی۔ کہارنے آفتابی اُٹھائی۔ سواری پھر آئی۔ دیوان خاص مین بیٹھکر عدالت کا دربار کیا۔

عدالت کا دربار

دیکھو! بادشاہ تخت پر بیٹھے ہین۔ امیر۔ وزیر۔ بخشی۔ ناظر۔ وکیل۔ میرعدل۔ میرمنشی۔ محرر۔ متصدی۔ وغیرہ ہاتھ باندھے اپنے اپنے محکمون کے کاغذات پیش کررہے ہیں۔ میرعدل بہادر دارالانصاف کے مقدمے پیش کررہا ہے۔ عرض بیگی دادخواہون کی عرضیان حضور مین گزار رہا ہے۔ حکم احکام جاری ہورہے ہین۔ دارالانشاء سے کسی کے نام شقّہ کسی کو فرمان لکھا جاتا ہے۔ شقون مین شاہزادون کے القاب نورچشم طال عمرہٗ۔ معزز امیرون کو فدوی خاص لکھتے ہین۔ شقون کی پیشانی پر سرے کی قلم سے صاد۔

ص
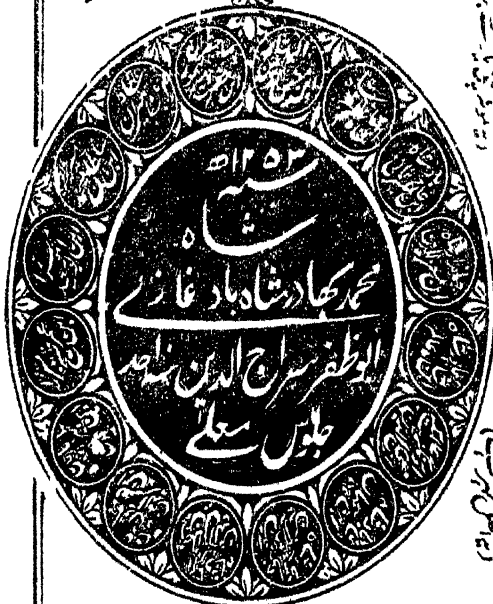
یہ نمونہ اپنی یاد سے بنایا ہے

امیر غریب بادشاہ کو عرضی مین القاب حضرت جہان پناہ سلامت لکھتے ہین ۔ بادشاہ عرضیون پر سرمے کی قلم سے دستخط کرتے ہین حسب سر رشتہ دار الانصاف تحقیقات بعمل آید میر عدل احوال دریافتہ بحضور عرض رساند ۔

جلوس کی سواری

آج یہ دھائین دھائین توپین کیسی چلتی ہین ۔ اوہو! بادشاہ سوار ہوئے چلو سواری دیکھین سیاں لو! وہ پہلے نشان کے دو ہاتھی آئے گیا

تمامی کا پھر پرا اُڑتا جاتا ہے۔ ریشم کی ڈوریان۔ کلابتون کے پھندنے لٹکتے ہین۔ اب چتر کا ہاتھی آیا۔ دیکھنا کیا بڑا سا لال ہے۔ سارے ہاتھی پر چھایا ہوا ہے۔ اوپر سونے کی کلسی۔ نیچے چاندی کی ڈنڈی۔ نیچے اوپر سے کار چوبی کام ہین لپا ہوا۔ کلابتونی جھالر لٹکتی ہے۔

نواب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوئے۔ آہا دیکھنا!!! ایک سورج کی صورت۔ ایک مچھلی کی شکل۔ ایک شیر کا کلہ۔ ایک آدمی کا پنجہ۔ ایک گھوڑے کا سر۔ سونے کے بنا کر سنہری چوبون پر لگائے ہین۔ تمامی سے کے پٹکے۔ قیطونی ڈوریان۔ پھولون کے سہرے بندھے ہوئے ہین۔ اجی یہ کیا ہین؟ بھئی کہتے ہین کہ بادشاہون نے جو ملک فتح کئے ہین یہ اُن ملکون کے نشان ہین۔ یہ سورج کی جو شکل ہے۔ یہ خاص بادشاہی نشان ہے۔ زنبورخانے کو تو دیکھو آگے ایک اونٹ پر نقارہ بجتا آتا ہے پیچھے زنبورون کے اونٹ ہین۔ اونٹون پر کاٹھیان کسی ہوئی ہین آگے بڑی سے بڑی جو بندوقین کاٹھیون پر ہین یہ زنبورین کہلاتی ہین۔ پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہین۔ اب سپاہیون کی پلٹنین آئین دیکھو آگے آگے

کپتان - نائب کپتان - کمیدان - گھوڑون پر سوار ہین - پیچھے بادشاہی تلنگون کی پلٹن - اُس کے پیچھے بچھیرا پاٹنین ہین - جیسے چھوٹے چھوٹے لڑکے وردیان پہنے - بندوق - توسدان لگائے ویسے ہی افسر اور باجے والے ہین - ایک پلٹن کی وردی نجیبون کی دوسری کی تلنگون کی ہے - کالی پلٹن - اگریزی پلٹن کو دیکھو - سو سو آدمی کا ایک تمن ہے - ہر تمن مین ایک ایک نشان اور تاشہ مرفہ ترئی ہے ایک ایک صوبہ دار - جمعدار - دفعدار امتیازی ہے - مقیشی تورے طرے - پگڑیون پر باندھے - گلے مین کارچوبی پرتلے ڈالے ہوئے - سپاہیون کی کمر مین تلوارین - کندھے پر دھمائے دو دو قطار باندھے چلے آتے ہین - تاشہ - باجہ بجتا آتا ہے خاصے گھوڑون کو دیکھو - کیسے سونے چاندی کے ساز - ہیکل گنڈے - پوزی - دمچی - کلغیان لگی - پٹھون پر پاکھرین پڑین پاؤن مین جھانجن کارچوبی غاشیے پڑے چھم چھم کرتے - کلائیان مارتے چلے آتے ہین - اہاہا!!! اسایہ دار تخت کو ذرا دیکھو - بالکل نالکی کی صورت ہے - چارون طرف شیشے لگے ہوئے اوپر سنہری بنگلہ کلسیان - آگے چھجا ہے - اندر زربفت رومی مخمل کے مسند تکیے لگے ہوئے ہین - خس خانے

پر سایہ رہے - ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے کام کی - ماتھے پر فولاد کی ڈہال - سونے کے پھول اس مین جڑی ہوئی پڑی ہے - فوجدار خان کے سر پر دستار - دستار پر گوشوارہ کلغی - ایک ہاتھہ مین گجباگ - ایک مین بادشاہ کا بھنڈا ہاتھی کو ہولتے چلے آتے ہین - نیگڈمبر کے بیچ مین بادشاہ بیٹھے ہوئے ہین دیکھو سر پر دستار - دستار پر جیغہ - سرپیچ گوشوارہ - بادشاہی تاج - موتیون کا طرہ گلے مین موتیون کا کنٹھا موتی مالائین - ہیرون کا ہار - بازو پر بجہ بند - نورتن بڑے بڑے ہیرون کے جڑاؤ - ہاتھون مین زمرد - یاقوت - موتیون کی سمرنین پہنے ہوئے - بھنڈے کا بیچ ہاتھہ مین - کس شان و شوکت سے بیٹھے ہین - خواصی مین بادشاہ کا بیٹا جس کو نظارت کی خدمت ہے بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ہے - ہاتھی کے پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ہوئی ہے - دربان اس کو ہاتھہ مین ماپتا جاتا ہے اس کو جریب کہتے ہین جب کوس پورا ہوجاتا ہے تو دربان ایک جھنڈی لے کر سامنے آتا ہے - بادشاہ کو مجرا کرتا ہے - اس سے یہ مراد ہے - سواری کوس بھر آئی - گھڑیالی - گھڑیال - دیت کی گھڑی ہاتھہ مین لئے وقت

پر گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے ۔ ہودے کا ہاتھی دیکھو کیا خوبصورت چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے ۔ آگے دو ترکش ۔ ایک کمان لگی ہوئی ۔ پیچھے چاندی کی ڈنڈی مین خم دیا ہوا ۔ پھول ۔ پتے بنے ہوئے چھوٹا سا چھتر اُس مین لٹکتا ہے ۔ بیچون بیچ مین اُس کا سایہ بادشاہ پر رہتا ہے ۔ ایک جریب پیچھے ملکہ زمانی (بادشاہ بیگم) اور شاہزادون کی عماریان ۔ اُن کے پیچھے امیر امرا نواب راجاؤن کی سواریان اُن کے پیچھے سوارون کا رسالہ ۔ طبل کا (نقارہ) ہاتھی سب سے پیچھے بیلے (خیرات) کا ہاتھی ۔ طبل بجتا آتا ہے ۔ فقیرون کو بیلہ بٹتا جاتا ہے ۔ دیکھو کیا رسان رسان ۔ کس ادب قاعدے سے سواری چلی آتی ہے بازارون کوٹھون پر خلقت کے ٹھٹ لگے ہوئے ہین ۔ جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہین ۔ بادشاہ آنکھون سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہین ۔ نقیب چوبدار پکارتے جاتے ہین ۔ "ملاحظہ آداب سے کرو مجرا جہان پناہ بادشاہ سلامت" ۔

تو بس سواری کی سیر دیکھ چکے ۔ آؤ اب جشن کا تماشا دیکھو ۔

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے۔ چالیس دن تک اس مین بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور دربار کے لوگون کو خلعت۔ انعام اکرام جوڑے بلکے کھانا دانہ بٹتا ہے۔ رات دن طبلے پر تھاپ تھی تھی ناچ ہوتا ہے۔

تورے بندی

دیکھو دس دن پہلے سے تورے بندی شروع ہوئی۔ کھانے پک رہے ہین۔ دن رات دیگین کھڑک رہی ہین۔ رنگ برنگ کے پلاؤ۔ بریانی۔ متنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ فرنی۔ یاقوتی۔ نان شیرمال خمیری روٹی۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ میٹھے۔ سلونے سموسے۔ کباب پنیر۔ قورمہ۔ سالن۔ بڑے بڑے لاکھی طباق۔ رکابی۔ طشتری پیالون مین لگا۔ آم کا مربا۔ آم کا اچار۔ ملائی۔ کھانڈ۔ لال لال چوکھڑون مین رکھ۔ خوانون مین لگا۔ پلاؤ متنجن۔ بریانی کے طباقون پر مانڈھے ڈھانک خوانون مین لگا۔ اوپر کھانچی رکھ کسنے کس تورے پوش ڈال۔ بنگھیون مین بھیج رہے ہین۔ بائیس خوانون سے

زیادہ۔ دو سے کم تورہ نہین ہوتا جیسی جس کی عزت ہے اتنے
ہی خوانون کا تورہ چوبدار گھر گھر بانٹتے پھرتے ہین۔ جھولیان بھر بھر کے
انعام لاتے ہین لو اب تورے بندی ہو چکی۔

مہمانداری

جشن کے چار دن باقی رہگئے۔ مہمانداری شروع ہوئی۔ تمام شاہزادیان
امیرزادیان۔ رنگ محل۔ خاص محل۔ ہیرا محل۔ موتی محل مین جمع ہوئین
دونون وقت اچھے سے اچھے کھانے۔ پان زردہ۔ چھالیا۔ تن ڈلیان
الائچیان۔ صبح کے ناشتے کو۔ حلوا۔ پوری کچوریان۔ مٹھائیان خوانون
مین کہارون کے سر پر رکھے جسولنیان ایک ایک کو بانٹتی پھرتی
ہین۔ رات دن گانا بجانا۔ آپس مین چھل چھپے ہو رہے ہین۔ دیکھو!
دس بیس مل جل کے بیٹھی ہنس بول رہی تھین ایک کو جو شیطان اچھلا
پیچھے سے آ ایک کالا چیتھڑا چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا۔ وہ
دوئی دوئی کرتی اور ساتھ ہی اُن کے بیٹھی تھین گد بد گرتی۔ پڑتی
چیخین مارتی بھاگین۔ ایک چیخم چاخ مچادی۔ سارا محل سر پر اٹھالیا
تو دوڑ۔ مین دوڑ ارے یہ کیا ہوا۔ ایک کہتی ہے اوپر سے مرداری
گری۔ دوسری کہتی ہے واہ! نہین بی۔ رسّی ہے۔ مجھے گلگلی گلگلی

سوجھی تھی اے بی امان جان! اے بی بھابی جان - اے بی نانی حضرت
اے بی دادی حضرت اے بی انّا چھوچھو - اے بی انّا ہیتو - اچھی ذرا
(کہاتا بچانیوالی)
دیکھنا! میرے کلیجے پر ہاتھ رکھنا جس وقت سے یہ نگوڑی میرے
سر پڑا گر گری ہے میرا کلیجا چار چار ہاتھ اچھل رہا ہے - اری سنبل
اری صنوبر - چڑیل - غیبانی (گالی) - کدھر اُڑ گئیں - جی (جواب لونڈی) نکلے تمہارا جی (جواب بیگم صاحبہ) - دیکھتو ن
تو مرداری ہے - تو جلدی سے سونے کا پانی لاؤ - مین اپنی بچی کا پنڈا دھویا
رسی ہے تو صدقے کے لئے خوردہ منگاؤن - ہے ہے خدا نے میری بچی
کی جان بچائی - دور پار اگر ایسی ویسی کچھ ہو جاتی تو وہ بندی کس کی مان کو
مان کہتی - لونڈیان - باندیان - لالٹین شمع لے لے کے دوڑین دور
ہی سے کھڑی کہہ رہی ہین - اے ہے بیوی خدا جھوٹ نہ بلوائے یہ
تو رسی ہے جھٹ مٹی پڑھ پڑھ کے اُس کی طرف پھینکنے لگین - ایک
کہتی ہے - بوا یہ تو ایک جائے جم ہو گیا - نگوڑا اُس جا سے سے ہلے
نہ چلے دوسری کہتی ہے - واہ! مین نے اسے کیل دیا ہے - کیا مقدور
بھلا یہ سرک تو سکے - تو بھلا تم ایسی ہی چھٹی چھیتا ہو - اور ایسا ہی تمہارا
چھوچھکا ہے - ارے خوجون کو بلاؤ - خوجے لکڑیان لے لیکے دوڑے
پاس آکے جو دیکھین - کہین رسّی ہے نہ مرداری - ایک کالا کپڑا ہے سب کو
اٹھا کے دکھایا - کہ واہ حضرت! اچھے میل کا بیل بنایا - جن کا

بیٹھی تھا - ایک دفعہ ہی قہقہا مار کے ہنسین - سب کی سب لعنت
ملامت کرنے لگین - شاباش بوا - تم کو - درگو - تمہاری صورت تمہارے
نزدیک - آ - ایسی ہنسی ہوئی - یہان چلودون لہو خشک ہوگیا ؎

رتجگہ

آج بیوی سے لیکر باندی تک سب نے بناؤ سنگار کیے - پوشاک
بنارسی زری بوٹی - مقیشی تارون کی کریب - لاہی جھلکاری - گلشن
بابریٹ - آب روان - شبنم کے دوپٹے - زربفت - کمخاب - گلبدن
مشروع - اطلس - گورنٹ - چیولی - رادھانگری کی تہ پوشیان - پاجامے
مصالحہ ٹھپہ - گوکھرو - کرن - طرہ - کھجور چھڑی - لہر - پیچ بیل
چھڑیان - بدروم کا جال - چنبیلی کا جال - ماہی پشت کا جال - چین
سرسرے کی توئی - کیڑے مکے پر کی توئی - موتیون کی توئی - سلمے
ستارے کی توئی - پکا گوکھرو - ننی جان - چمپا - بیک - لیس - ولایتی
توڑ - ٹکی ہوئی -

رنگ گل انار - نارنجی - گیندئی - پستئی - سٹرئی - فالسائی
عنابی - کاکریزی - سرمئی - اودا - نافرمانی - گل شفتالو - سیبی
ناخنائی - کوکئی - آبی - بسنتی - دہانی - کافوری - گلابی - گڑہلی

بادامی - شربتی - رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے -

گہنے - ٹیکہ - جھومر - سراسری - نتھ - کیل - پتے - بالیان

بانے - ہانے - کرن پھول - جھمکے - کھٹکے - چھپکے - بانسے - تبولیا

کے بانے - چھپڑے - گرچوانیان - چاند - گلوبند - چنپاکلی - بیگن

گجرے کا توڑا - موتیا کا توڑا - چنبلون کا توڑا - کنٹھی - ٹیپ - چھالا

دولڑی - ست لڑا - دہگدھگی - ہنیکل - چندن ہار - کیری - زنجیر

جوشن - نونگے - اکے - نورتن - بھجبند - ٹھیان - پہونچیان

کنگن - موتی پاک - حباب - چوہے دنتیان - پٹریان - نوگریان

پچھے - چوڑیان - جہانگیریان - کڑے - انگوٹھیان - چھلے - آرسی -

توڑے - پچھے - کڑے - جھانجن - چوڑیان - پازیب - چوراسی - چھاگلیا

چھلے - سر سے پاؤن تک سونے موتیون مین لدی ہوئین -

جوتیان - گھیتلی - انی دار - کفش - زیرپائی - کفپائی

سلیم شاہی - پاؤن مین چھم چھم کرتین - ملکہ دوران (بادشاہ بیگم) کے پاس حاضر

ہوئین - مجرا کیا اپنے اپنے قرینے سے بیٹھ گئین - ملکہ دوران نک سے

سک تک بناؤ سنگار کئے - سونے مین پیلی - موتیون مین سفید

اپنی مسند پر بیٹھی ہین - آگے شتک لگی ہوئی ہے - خواجہ سرا

نوکرین چاکرین - لونڈیان باندیان ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہین

توشے خانے والیان جوڑون کی کشتیان لیکر حاضر ہوئین ملکہ دوران بادشاہ بیگم اپنے ہاتھ سے ایک ایک کو جوڑے دیتی ہین۔ سب سرو قد ہو ہو کر جوڑے لیتی ہین آداب بجالاتی ہین۔ نذرین دیتی ہین۔ بس جوڑے بٹ چکے۔ نذرین ہو چکین۔ اب دال بھگنے کا وقت آیا۔

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے۔ بادشاہ کی بیوی اپنے ہاتھ سے دال کی سات لبین بھر کر پہلے لگن مین ڈالین۔ اور بادشاہ اپنے ہاتھ سے بڑے پہلے کڑہائی مین ڈالین۔

لو اب ملکہ دوران دال بھگونے چلین۔ مبارکباد کی نوبت نقارچنین بجانے لگین۔ آگے آگے روشن چوکی والیان تاشے باجے والیان تاشہ باجہ بجاتی۔ حبشنیان۔ ترکنیان قلماقنیان۔ اردابیگنیان خواجہ سرا۔ جسولنیان۔ اور شاہزادیان۔ بیگماتین۔ حرم۔ سریت۔ ناموس۔ چپی والیان۔ گائنین۔ امیرزادیان سب اپنے اپنے قرینے اور قاعدے سے ملکہ دوران کے تمام جھام کے ساتھ ساتھ چلین رنگ محل مین ملکہ دوران کی سواری آئی۔ دیکھو ڈھیر سی مونگ کی دال چھنی پچھٹکی۔ اور قلعی دار بڑے بڑے لگن رکھے ہوئے ہین۔ پہلے ملکہ دوران بادشاہ بیگم نے دال کی سات لبین بھر کر لگن مین ڈالین۔ پھر

خاصے والیون نے سب دال لگنون مین ڈال دی - اوپر سے پانی
ڈالا سب نے کھڑے ہوکر مجرا کیا - مبارک بادوہی شادیانے
بجنے لگے - لووہ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی خاصے والیون
نے جلدی جلدی دال دھو دھلا ہنڈی مین پساکر ہانڈیان چڑھا دین -
ملکہ دوران نے اپنے ہاتھ سے سات بڑے بنا لئے - ایلو! وہ بادشاہ
ہوادار مین سوار باجے گاجے سے آئے - وہی ساتون بڑے پیچھے مین
لے کر بادشاہ نے کڑھائی مین ڈالے سب کھڑے ہوگئے چارون
طرف سے مجرا مبارکباد ہونے لگی - روشن چوکی - نوبت - تاشہ باجہ
بجنے لگا - بادشاہ اور ملکہ دوران سوار ہوئین - سب اسی طرح سواری
کے ساتھ ساتھ بیٹھک مین آئے - فراشیون نے ایک ستھری
چوکی بچھائی - اس پر اُجلا اُجلا براق سا بچھونا کیا - دوکوری ٹھلیون مین
شربت بھرا - اُنپر دو بدھنیان دودھ کی بھر کر رکھین - کلاوے اور
پھولون کے سہرے اُن کے گلے مین باندھے - ڈوپان کے بیڑے
بدھنیون کی ٹونٹی مین رکھے - اس کو جیگڑ کہتے ہین - یہ بادشاہ کی سلامتی
کی بھری جاتی ہے - لو اب پچھلا پہر ہوا - خاصے والیون نے بڑے
گلگلے - کھنکڑیان تل تلا - اللہ میان کا رحم کچے چاول بیس کھانڈ ملا
بڑے بڑے پیڑے بنا قابون مین لگا کشمیر نون - کہاریون کے

سر پر خوان رکھوا جیگڑ کے پاس لا کر چن دیے - بادشاہ نے کھڑے ہو کر
نیاز دی - پکوان سب کو بٹ گیا - رتجگہ ہو چکا - دربار کی تیاری ہونے
لگی - وہ بادشاہی توپ صبح کی چلی - دہائین - بادشاہ حمام مین گئے - حمام
کر کے پوشاک بدلی - اور توشے خانے - جواہر خانے والیان پوشاک
اور جواہر لیکر حاضر ہوئین - تاشا باجا - روشن چوکی - نوبت خانے والیان
مبارک باد کا باجہ بجانے لگین - دیکھو اینچے قبا - اوپر چار قب پہنا
سر پر دستار - دستار پر گوشوارہ - جیغہ - سرپیچ - تاج شاہی رکھا -
بڑے بڑے موتیون کا طرہ ٹکایا گلے مین - موتیون کا کنٹھا اور ایک
موتی مالا ایک سو ایک دانے کی جس مین ایک ایک دانہ زمرد کا
اور ایک ایک موتی ہے اور دس دس دانون کے بعد یاقوت کی ہڑین
لگی ہوئی ہین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی ہے - دوسری موتی مالا
بڑے موتیون کی - زمرد کی ہڑین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی پہن کر
پھر ہیرون کا ہار پہنا - بازون پر ہیرون کے بجج بندا اور نورتن باندھے
ہاتھون مین سمرنین داہنے مین چار بائین مین تین پہنین - دو سمرنین
دو دو موتیون کی - دو ایک ایک موتیون کی لڑی کی - دو زمرد کی ہین
ساتوین سمرن میں چار بہت بڑے بڑے موتی - اور دو زمرد کے بڑے
دانے بیچ مین ایک لعل ہے یہ سمرن داہنے ہاتھ مین پہنی اب پوشاک

ایک ولایتی پوشاک ہوتی ہے

اور جواہر پہن چکے اندر صحنک باہر دربار کی تیاری دیکھو۔

صحنک

کھُشکہ اُبل رہا ہے۔دہی کھانڈ آیا۔کورے کوٹے کونڈون مین خشکہ نکال۔دہی کھانڈ اُسپر ڈال۔ایک پردے کے مکان مین جہان مرد کا نام بھی نہین۔ستھرا سا بہت اجلا دسترخوان بچھا۔دہی خشکے کے کونڈے۔چونے کی طشتریان۔چوڑیون کے جوڑے۔مسّی اور مہندی کی پُڑیان لال کاغذ اور کلاوے سے بندھی ہوئین عطر کی شیشیان۔لال لال اوڑھنیان ٹھپّے لگی ہوئین۔سوا سوا روپیہ چراغی کا۔سات ترکاریان دسترخوان پر چُن دین۔بیوی زمین آئین۔پہلے نیاز دی۔ایک چھنگلی مین مہندی لگائی۔لال اوڑھنیان اوڑھین صحنک کھانے بیٹھین۔پہلے ایک ایک وہ چونے کی طشتری کھائی یہ پارسائی کا امتحان ہے۔جو پارسا ہوتی ہین اُن کا مُنہ چونے سے نہین پھٹتا۔لو اُب صحنک کھانی شروع کی۔ایلو! وہ پھر دہی کھانڈ خشکے پر ڈالا۔اب صحنک دوہرا رہی ہین۔لو صاحب وہ سب کونڈے صاف کر دئے۔دسترخوان پر سے ایک ایک دانہ اُٹھا کر کھا گئین چلمچی مین ہاتھ دھوئے کلّی کی۔چلمچی کا پانی بھی ایک کنارے

ڈالدیا کہ پاؤں تک نہ آئے ۔ صبح ہوئی ۔ [illegible] ۔ چڑیوں کے جوڑے
چراغوں کے [illegible] کر رخصت ہو گئیں ۔ لو تماشا ہو چکا
دربار کی سیر دیکھو ۔

جشن کا دربار

دیکھو اب امیر اُمرا نقارخانے کے دروازے پر سے
اُتر کر پیدل دیوان عام مین چلے آتے ہین ۔ یہ پہلی آداب گاہ ہی
دیوان عام مین جالی کے دروازے مین دیکھنا کیسی موٹی سی
لوہے کی زنجیر اڑی پڑی ہوئی ہے کہ آدمی سیدھا نہین جا سکتا
سب جھک جھک کر زنجیر کے نیچے سے جاتے ہین یہ دوسری
آداب گاہ ہے ۔ ایلو دیوان خاص کے دروازے پر کیا بڑا سا
پردہ لال بانات کا کھچا ہوا ہے یہ لال پردہ کہلاتا ہے ۔ مردھے
پیادے ۔ دربان ۔ سپاہی ۔ قلار ہاتھون مین لال لال لکڑیاں
لئے کھڑے ہین ۔ جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے
تو قلار وہی لال لکڑی آنکڑے دار گردن مین ڈال کھینچکر باہر نکالدیتے
ہین مگر جشن کے دن حکم عام تھا جس کا جی چاہے پگڑی باندھکر
چلا آئے ۔

دربار کی سیر دیکھئے۔

دیکھو لال پردے کے پاس کھڑے ہو کر پہلے مجرا کرکے کہ یہ تیسری آداب گاہ ہے۔ پھر دیوان خاص میں تخت کے سامنے آداب بجا کر اپنی اپنی جائے پر کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔

دیکھو ادیوان خاص مین فرش فروش کیا ہوا ہے۔ باناتی پردے کھنچے ہوئے ہیں۔ بیچوں بیچ مین سنگ مرمر کے ہشت پہلو چبوترے پر تخت طاؤس لگا ہوا ہے اس کے آگے دلدامیش[1] گیر کھنچا ہوا ہے۔ دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے۔ چاروں طرف تین تین در کیسے خوشنما محرابوں کے ہین گرد کٹھرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں اوپر بنگلے نما گول چھت۔ محراب دار۔ اس پر سونے کی کلسیاں سامنے محراب پر دو مور آمنے سامنے موتیوں کی تسبیحیاں منہ مین لئے ہوئے کھڑے ہین سر سے پاؤں تک سونے مین لپا ہوا جگمگا رہا ہے بیچ مین رومی مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہی دو خواص ہما کے مورچھل لئے اہلو پہلو مین کھڑے ہین پیچھے ایک جانماز بچھی ہے۔

معتبر الدولہ اعتبار الملک بہادر وزیر۔ عمدۃ الحکما حاذق زمان
وزیر　　وزیر

---

[1] ایک قسم کا پلنگ پوش ہوتا ہے ۱۲

احترام الدولہ بہادر۔ شمس الدولہ بہادر۔ معین الدولہ بہادر۔ سیف الدولہ بہادر۔ انیس الدولہ بہادر۔ راجہ مرزا بہادر۔ راجہ بہادر۔ غیاث الدولہ بہادر۔ سبحان زمان۔ نجم الدولہ بہادر۔ وقار الدولہ بہادر۔ مصلح الدولہ بہادر۔ علاء الدولہ بہادر۔ مونس الدولہ بہادر۔ سرفراز الدولہ بہادر۔ سیر عدل بہادر۔ میر منشی دار الانشاء سلطانی۔ میر توزک وغیرہ اپنے اپنے مرتبے اور قاعدے سے دونوں ہاتھ جریب پر رکھے دائین بائین کھڑے ہین۔ مرد ہے۔ نقیب۔ چوبدار۔ عرض بیگی سامنے آداب گاہ کے پاس کھڑے ہین۔

دیوان خاص کے صحن مین ایک طرف خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے ہوئے ایک طرف ہاتھی مولابخش (ہاتھی کا نام) خورشید گنج (ہاتھی کا نام) چاند مورت (ہاتھی کا نام) وغیرہ رنگے ہوئے ہاتھون پر فولاد کی ڈہالین سونے کے پھولون کی۔ کانون مین ریشم اور کلابتون کے گپھے اور لڑیان کارچوبی جھولین پڑی ہوئین۔ ایک طرف ماہی مراتب چتر۔ نشان۔ روشن چوکی والے جھنڈیون والے۔ والبست سجے کھڑے ہین۔ حبشی۔ قلار۔ چاندی کے تیر دھان سونٹے۔ خاص بردار بندوقین لئے ہوئے کٹہرے کے نیچے کھڑے ہین۔

دیوان عام کے میدان مین ساری پلٹنین کھڑی ہین
احتشام توپخانے کی توپین لگی ہوئی ہین ایلو! وہ جسولنی نے اندر
سے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون نے جواب دیا۔
اللہ رسول خبردار ہے او ہو!!! بادشاہ برآمد ہوئے نقیب
چوبدار پکارے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ رسول کی امان۔ دوست
شاد۔ دشمن پائمال۔ بلائین رد۔ کہارون نے جھٹ ہوا دار
کہارون سے لے لیا۔ پہلے بادشاہ نے تخت کے پیچھے اتر کر
نماز کی دو رکعتین کھڑے ہو کر پڑہیں دعا مانگی پھر ہوا دار
مین سوار ہوئے۔ کہارون نے ہوا دار تخت طاؤس کے برابر
لگا دیا۔ بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا جھنڈیان
ہلین۔ دھنا دھن توپین چلنے لگین۔ سب فوج نے سلامی
اتاری شادیانے بجنے لگے۔ گوہر اکلیل سلطنت مہین پور خلافت
ولیعہد بہادر بائین طرف تخت کے اور شاہزادگان نامدار۔ والا
تبار قرہ باصرہ خلافت۔ غرہ ناصیہ سلطنت۔ داہنی طرف
تخت کے برابر امیر امراء کے آگے کھڑے ہوئے۔ دیکھو!
پہلے ولیعہد نذر دینے کھڑے ہوئے وہ آداب گاہ پر آئے مجرا کیا
نقیب پکارا۔ جہان پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ

سلامت! جہاں پناہ بادشاہ سلامت! مجرا کرکے بادشاہ کو جاکر
نذر دی۔ بادشاہ نے نذر سے کر نذر نثار کو دیدی۔ پھر الٹے پاؤں
آداب گاہ پر آئے مجرا کر خلعت پہنا جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ
بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے سر پر باندھا۔ موتی۔ مالا۔ سپر تلوار
گلے مین ڈالی۔ اسی طرح آداب گاہ پر الٹے پاؤں آکر مجرا کیا
خلعت کی نذر دی۔ پھر الٹے ہی پاؤں آداب گاہ پر آ۔ مجرا کر
کھڑے ہوگئے۔

دیکھو! اب اسی طرح اور شاہزادے اور سارے امیر
امرا اپنے اپنے رتبے سے نذر دے رہے ہیں۔ جو سرخانے مین
سے خلعت پہن پہن کر آتے ہین۔ بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہزادون
کے سرپر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ اور معزز امیرون کے سرپر
گوشوارہ باندھ دیتے ہین۔ آداب مجرے ہو رہے ہین۔ نقیب
چوبدار پکار رہے ہین۔ ملاحظہ آداب سے کرو مجرا۔ جہان
پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! جہاں پناہ
بادشاہ سلامت!۔

لو بادشاہ نے تکیہ سرکایا۔ فاتحہ کو ہاتھ اٹھایا۔ عرض بیگی پکارا۔ دربار
برخاست کہارون نے ہوادار تخت کے برابر لگادیا۔ بادشاہ سوار ہوئے خاصی

ڈیوڑھی پر سے کہاریوں نے ہوادار لے لیا۔ بادشاہ محل میں
داخل ہوئے سب لوگ رخصت ہوئے۔ چالیس دن تک
روز دربار اور خلعت اور نذریں ہونگی اور انعام اکرام
سب کارخانوں کے داروغاؤں اور آدمیوں کو حیثیت کے موافق
ملینگے۔ اب محل کا دربار دیکھو!

محل کا دربار

دیکھو یہ چاندی کا تخت گرد کٹھرا۔ پشت پر تکیہ آگے تین سیڑھیاں
نیچے پایوں میں کیسے خوبصورت پھول پتے بنے ہوئے ہیں۔ اوپر کرندی
تاش کا تخت پوش پڑا ہوا ہے داہنی طرف ملکہ دوران بادشاہ بیگم اپنی مسند پر سر سے
پاؤں تک سونے موتی جواہر میں ڈوبی ہوئی ہیں ناک میں نتھ جس میں
چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے ہوئے ہیں پہنے بیٹھی ہیں لیکن برابر
اور بیویاں اپنی اپنی سوزنیوں پر کہنا پاتا۔ ناک میں نتھیں پہنے بیٹھی ہیں
بائیں طرف شاہزادیاں بناؤ سنگار کیے سر سے پاؤں تک گہنے میں لدی
ہوئی بیٹھی ہیں۔ سامنے حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں اردا
بیگنیاں۔ جسولنیاں۔ خواجہ سرا سوائے جو بہیں بکرتے مؤدب
کھڑے ہیں۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے جسولنی نے آواز

دی - خبردار ہو! سب بیگماتیں بہ قدر گھڑی ہوگئیں مجرا کیا۔ تخت پر سے تخت پوش نوجوان نے اٹھایا۔ نواریوں نے ہوادار تخت کے برابر لگادیا - بادشاہ تخت پر بیٹھے - خواجہ سرا مورچھل لے کر تخت کے برابر کھڑے ہوگئے پہلے ملکہ دوران نے کھڑے ہو کر مجرا کیا۔ نذر دی پھر مجرا کر کے بیٹھ گئیں - اب اور بیویوں اور شاہزادیوں نے اسی طرح اپنے اپنے رتبے سے نذریں دیں - بادشاہ نے سب کو بھاری بھاری دوپٹے حیثیت کے موافق اپنے ہاتھ سے دیے سب نے کھڑے ہو ہو کر دوپٹے لیے - مجرا کیا۔ نذریں دیں - اب ناچ گانا شروع ہوا الیوانا چنے والی تو اندر بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے اور سازندے سارنگیے کے پیچھے کھڑے طبلہ سارنگی تال کی جوڑی بجارہے ہیں - تان رس خان آئے دو چار تانیں ان کی سنیں - لو اب خاصے کی تیاری ہونے لگی دربار برخواست ہوا - ناچ گانا موقوف ہوا - بادشاہ نے خاصہ نوش فرما کر سکھ کیا - تیسرے پہر سب اسی طرح اکٹھے ہوگئے بادشاہ مسند پر آکے بیٹھے - مٹھائی کے خوان اور آٹھ قابیں مٹھائی کی ایک چاندی کی کشتی میں بڑا سا کاوہ - پان کے بیڑے ہری دوب

مصری کے کوزے ۔ چاندی کا چھلا رکھا ہوا ۔ اور ہر ایک رکابی کشتی
پوش کلا تبونی جھالر کا پڑا ہوا آیا ۔ جبو لنی نے عرض کیا حضرت صاحب بادشاہ کے یہان
تشریف لائے ۔ بادشاہ مروقت تعظیم کو کھڑے ہو گئے ۔ مسند پر بٹھایا
حضرت صاحب نے پہلی ایک آب پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ۔ دوسری پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ۔ تیسری پر حضرت
فاطمہؑ کی ۔ چوتھی پر حضرت امام حسنؑ حسینؑ کی ۔ پانچوین پر
بڑے بڑے بزرگون کی چھٹی پر بابر بادشاہ کی ۔ ساتوین پر اولادون کی آٹھوین
پر پریون کی نیاز دی ۔ حضرت فاطمہؑ کی نیاز کا سوائے
بیوی زنون کے ۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا سوائے انکی اولاد کے
اور پریون کی نیاز کا سوائے پارسا عورتون کے اور کسی کو
نہین ملتا ۔ اور باقی سب کی نیازون کا سب کو تقسیم ہو جاتا ہی
دیکھو ا حضرت صاحب نے کشتی مین سے کلاوہ نکالا
پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر ایک گرہ اس مین
لگائی ۔ دوسری گرہ مین پان کا بیڑا باندھا ۔ تیسری مین
ہری دوب مصری کی ڈلی چوتھی مین چاندی کا چھلا باندھا
پانچوین گرہ بادشاہ کے سر سے چھوا کر اس کلاوے
مین لگائی ۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا ۔ مبارکباد

دی - ایک سال یہ بہتر ہوا اور خدا نصیب کرے - سالگرہ کے شادیانے
بجنے لگے - اب مہینا بھر تک شادیانے بجیں گے - خلعت - انعام - نارنجی
رنگ - چاندی سونا اسی طرح ہو گی - نوروز کی - تیاریاں ہوں گی

نوروز

نیا سال شروع ہوتا ہے - نجومی پنڈت جو رنگ سال کا
بتاتے ہیں - دیکھو ویسی ہی رنگ کی پوشاک بادشاہ اور بیگماتوں
اور شاہزادیوں کی تیار ہو رہی ہے - بانس کی پیچیوں کی کھانچیاں
ان میں سات سات مٹی کی طشتریاں پھول بھری ہوئی - سات
رنگ کی مٹھائیوں سے بھری ہوئی اوپر نوروزی رنگ
کے کپڑے سے ڈھکے ہوئے سجے ہوئے نوروزی
رنگ کے جوڑے گوٹا کناری ٹکے ہوئے - کشتیوں میں
رکھے ہوئے - اسی رنگ کے کشتی پوش پڑے ہوئے
کہاریوں کے سر پر خوانچیاں لئے ہوئے باندیاں چلی آتی ہیں -
دربار آراستہ ہوا - بادشاہ نوروزی پوشاک پہن کر برآمد ہوئے - دیکھو
سب شاہزادے بھی نوروزی کپڑے پہنے ہوئے امیر امرا - نواب بھی نوروزی
رنگ کی پگڑی دوپٹے باندھے ہوئے دائیں بائیں کھڑے ہیں نذریں

پڑھتے ہین۔ سلطان الشعرا اور استاد شاعرون نے مبارکباد کے قصیدے پڑھے۔ خلعت مرحمت ہوئے۔ دربار برخواست ہوا دسترخوان چنا گیا۔ دیکھو اندوزی رنگ کا دسترخوان۔ اور ویسے ہی خوانون کے خوان پوش اور کشتے ہین۔ سات رنگ کے پلاو کھچڑیان۔ سالن۔ ترکاریان۔ میوے۔ اور سب چیزین سات سات طرح کی ہین۔ اور سات ترکاریان ملی ہوئی پکی ہین اس کو لوتن کہتے ہین۔

الیو اجوکی روٹی ساگ کی بھجیا اور ستو بھی ہین۔ خاصے کی داروغہ نے عرض کیا۔ جہان پناہ! دسترخوان تیار ہے۔ بادشاہ آئے حضرت علی رض کے دسترخوان پر نیاز دی گئی۔ یہ دن ان کی خلافت کا دن ہے اور یہ دسترخوان بھی حضرت علی کا کہلاتا ہے بادشاہ نے ذرا ذرا سا اس مین سے پہلے آپ چکھا۔ پھر بیگمات اور شاہزادون اور عزیز بیبیون کو اپنے ہاتھ سے تبرک دیا سب نے تبرک کر کے لے لیا۔ تو اب دیوان خاص مین زنانہ ہو گیا سب بیگماتین آئین۔ بادشاہ نے اسی طرح ذرا ذرا سا اپنے ہاتھ سے تبرک ان کو دیا۔ بادشاہ اور بیگماتین محل مین داخل ہوئین باقی تبرک سب کو بٹ گیا۔ تیسرے پہر کو سب بیگماتین اور شاہزادے

جمع ہوئے۔ دیکھو اب ننھا چھٹنے لگا شکر ریز ہوا۔ بچے ہاتھوں میں
چاندی سونا لے کر اچھالا۔ یہ بھی نوروز کا تہوار ہے۔ پانچ گھڑی دن
رہے سلاطین بھائی بند جو ادھر قیدیوں کے انڈے نقش دار۔
شالہ زعفران پان میں رنگ رنگا۔ دیوان خاص میں آئے بادشاہ
برآمد ہوئے۔ مسند پر بیٹھے۔ سب بھائی بند سلاطین اور شاہزادے
سامنے ہو بیٹھے۔ دیکھو اب انڈے لڑتے ہیں۔ ایک نے
ایک انڈا ہاتھ میں لے کر نیچے رکھا۔ سارا انگلیوں میں اوسے
چھپا لیا۔ فقط اس کا نیش کھلا رکھا۔ دوسرا اوپر سے دوسرے
انڈے سے اس پر چوٹیں لگانے لگا۔ ایلو! دونوں میں سے
ایک کا انڈا ٹوٹ گیا۔ جس نے توڑا ہے اس کے ساتھ والوں
نے غل مچایا ہے؟ وہ توڑا!! بس پانچ انڈے لڑ چکے بادشاہ
محل میں داخل ہوئے سب بھائی بند رخصت ہوئے۔ نوروز
ہو چکا۔ اب محرم کی رسمیں دیکھو۔

محرّم

محرم کا چاند دکھائی دیا۔ ماتم کے باجے بجنے لگے۔ سبیلیں رکھی گئیں
تابوت حضرت امام حسنؑ حسینؑ کے تعزیے بنے۔ سبز کپڑے پہننے لگے

ہین سفر کشتی تبّے بنی ڈالی - جھولی مین الائچی ولتے - سونف خشخاش
شکر ہ - درگاہ مین جا کر سلام کیا - نیاز دی - دس دن تک صبح کو کھانا
شام کو شربت تیرون کو ملے گا - چھٹی تاریخ ہوئی - آج بادشاہ
لنگر ان کھینچین گے -

دیکھو! چاندی کے دو پنجے بنے ہوئے دو لکڑیون پہ لگے
ہوئے - لال سبز کپڑے اُن پر بندھے ہوئے - ان کو شدّے
کہتے ہین - بادشاہ کے دونون ہاتھون مین ہین - ایک چاندی کی
زنجیر کمر مین پڑی ہوئی ہے - دو سید دونے آ کر زنجیر پکڑ کر چار قدم
بادشاہ کو کھینچا - ایلو وہ زنجیر بادشاہ کے گلے مین ڈال دی - دونو شدّے
سیدے لگئے - ساتوین تاریخ ہوئی - دیکھو! ایک کے کنول
ان مین شمعائین روشن - بانس کی کھپچیون کی ٹٹیان لال کاغذ سے
منڈھی ہوئین - اُن پر لال لال کنول بیچ مین دغدغے روشن ہین
مہندی اور مالیدے کے خوان - بڑی بڑی طوغین بنائی ہوئین
ساتھ ساتھ ہین - آگے آگے تاشے باجے - روشن چوکی والیان
پیچھے پیچھے بادشاہ اور بیگماتین - حبشنیان - ترکنیان - خوجے
وغیرہ سب چلے جاتے ہین - لو مہندی امام باڑے مین
پہنچی آرائش سب لٹ گئی - مہندی مالیدہ - طوغین

شیرمال۔ کباب۔ پنیر۔ مولی کا ٹکڑا پہلے آپ چکھا۔ پھر ایک ایک
شیرمال اور کباب وغیرہ پہلے ولیعہد پھر اور شاہزادوں اور معززین
کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ باقی سب کو بٹ گئیں۔ ایک دو بجے جامع مسجد
سے تبرکات نالکی میں رکھے ہوئے آگے آگے سپاہیوں
کے تمن باجا بجتا ہوا آئے۔ بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہو گئے تبرکات
نالکی میں سے نکال کر چوکی پر رکھے گئے۔ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جبہ اور نعلین آنکھوں سے لگائیں۔ حضرت علی
کے ہاتھ کا قرآن شریف سر پر رکھا بوسہ دیا۔ حضرت امام
حسن حسین کی خاک شفا کو آنکھوں سے لگایا۔ پیغمبر حضرت
صلعم کے موئے مبارک کو گلاب اور خوشبو میں غسل دیا
تو اب زنانہ ہوا۔ بیگماتیں آئیں۔ تبرکات کی زیارت کی
بادشاہ اور بیگماتیں محل میں داخل ہوئیں۔ تبرکات
اسی طرح نالکی میں باجے گاجے سے جامع مسجد گئے۔ شام
کو اسی طرح محل کی درگاہ کے تبرکات کی زیارت کی۔ دیکھو
گوٹا بسنت رہا ہے۔ میں ڈلیاں الائچیاں جوزتیالیا کترے ہوئے
ہوئے خربوزوں کے بیج اور دھنیا کترا ہوا کھوپرا اس میں
ملاکے گوٹا بنایا شیشے اور کاغذ کی پٹیوں اور کارچوبی بٹوؤں اور

چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں رکھ ان پر دین میں نگین کٹورے کے
پھول بنا آپس میں بٹ رہا ہے۔ اکثر سادات بھی تعزیہ داری
کرتے تھے۔ فقیر ملنگ بنتے تھے۔ کوئی سپاہی کوئی نقیب بنتا
تھا کوئی تاشہ کوئی ڈھول کوئی جھانجھ تعزیوں کے آگے بجاتا
تھا۔ کوئی مرثیے پڑھتا تھا۔ مرثیے خوانوں کو درگاہ میں سے
چار چار طشتریاں مٹھی ڈلیاں بھنے ہوئے خربوزے کے
بیج اور دھنیے کی ملا کرتی تھیں۔ بڑی دھوم سے علم اٹھاتے تھے
محرم ہو چکا۔ آخری چہارشنبہ آیا۔

آخری چہارشنبہ

صفر جسے تیرہ تیزی کا مہینا کہتے ہیں۔ اس مہینے کی تیرھویں تاریخ
ہوئی۔ دیکھو چنے کی سلونی گھنگنیاں نون مرچ ڈال کے اور گیہوں
کی پھیکی گھنگنیاں ابال کے اوپر خشخاش اور کھانڈ ڈال کے۔ قابوں
میں نکال کے نیاز دی پھر بانٹ دیں۔ اسی مہینے کے آخری بدھ کو
بادشاہ نے صبح دربار کیا۔ دیکھو جواہر خانے کا داروغہ سونے چاندی کے
چھلے چاندی کی کشتی میں لگا کر لایا۔ چار چھلے اس میں سے دو سونے کے
دو چاندی کے بادشاہ نے آپ پہنے۔ دو ولیعہد کو ایک ایک اور

شاہزادون کو اپنے ہاتھہ سے دیے باقی اور امیر امراؤن کو تقسیم ہوگئے
سب نے مجرا کیا۔ نذرین دین۔ دربار برخاست ہوا بادشاہ
اپنی بیٹھک مین آئے۔ دو پیارون چھلے جو آپ پہنے تھے۔ ملکہ
زمانی کو دیئے۔ تیسرا کھیل ہوا۔ دیکھو اکوری کوری ٹھلیان
(بادشاہ بیگم) آئین۔ پہلے ایک ٹھلیا مین تھوڑا سا پانی اور ایک اشرفی کپڑے
مین لپیٹ کر اُس مین ڈالی۔ بادشاہ کے آگے کھڑے ہو کر سر
پر سے پیچھے پھینکدی۔ او ہو ہو!!! وہ تڑاق سے ٹھلیا ٹوٹ گئی
اشرفی حلال خوری اُٹھا لے گئی۔ ایلو! اب تھوڑا سا پھونس
لاکر جلایا۔ بادشاہ نے اُس کو لانگا۔ تو اب بیگماتون اور شاہزادون
کو ٹھلیان تقسیم ہونے لگین۔ کسی ٹھلیا مین پانچ کسی مین چار
کسی مین دو روپے۔ کسی مین ایک ہی روپیہ ڈال۔ کہاریون
کے سر پر رکھوا۔ جسولنیون کو ساتھہ کر سب کے ہان بھیجدین
سب نے ان کو انعام دیا۔ اور ٹھلیان سے کر اُسی طرح کھڑے ہو کر
توڑ دین۔ جو کچھہ ٹھلیون مین تھا وہ حلال خوریان اُٹھا لے
گئین۔

تیسرے پہر سبزہ روندنے باغ مین گئے۔ آخری چہارشنبہ
کی عیدیان شاہزادون کے اُستاد سنہری روپہلی پھولدار

کاغذ پر لکھکر لائے شاہزادوں کو عیدیاں اور چھٹی دے۔ عیدیوں کے روپے دے۔ رخصت ہوئے۔

عیدی آخری چہارشنبہ

آخری چارشنبہ ماہ صفر	جانب باغ سیر کن بنگر
ہر کہ امروز میکند شادی	غم نہ بیند بقول پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینا کہتے ہین۔ پہلی تاریخ اس مہینے کی ہوئی۔ موتی محل مین فرش فروش ہوا۔ بیچ مین بادشاہ کی مسند لگی۔ تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے۔ داہین باہین مشایخ لوگ سامنے قوال آکر بیٹھے۔ گانا شروع ہوا۔ ایلو! مشائخون مین سے کسی کو حالت آئی۔ دیکھو! کیا گھنگنیان کھا رہا ہے۔ او ہو! وہ حال کھیلتے کھیلتے ٹھنڈا ہو گیا۔ بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہو گئے جس شعر پر حالت آئی ہے قوال اسی کو گھڑی گھڑی گاتے جاتے ہین زور زور سے ڈھولکی پیٹے جاتے ہین۔ لو حال کھیل چکے ہوش مین آگئے چپکے ہو کر بیٹھ گئے۔ بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے

گانا موقوف ہوا - الائچی دانوں کے خوان آئے - ختم ہوا - الائچی دانے
تقسیم ہوئے - بادشاہ اپنی بیٹھک میں آ گئے - سب لوگ رخصت
ہو گئے - اب بارہ دن تک روز یہی طرح مجلس اور صبح شام
کھانا مشائخوں اور ملنگوں کو ملے گا - بارہویں تاریخ ہولی
دیکھو محل اور مہتاب باغ کی درگاہ میں ٹھاٹھ بندی
ہو رہی ہے - لال لال کنول اور قمقمے - اُن میں دغدغے رکھے
گئے - رات ہوئی - روشنی ہونے لگی - پہلے بادشاہ محل
کی درگاہ میں آئے - ختم ہوا - مٹھائی بٹی - پھر مہتاب باغ کی
درگاہ میں آئے - مشائخ جمع ہوئے - قوال گانے لگے - یہاں
شیخوں کے قہقہوں پر ختم ہوا ہے - دیکھو وہ قہوے کی پیالیاں بٹ رہی ہیں

عُرس

اسی مہینے کی چودھویں تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا
عرس ہوتا ہے - بادشاہ خواجہ صاحب میں آئے اور شہر کی خلقت بھی
جمع ہوئی - بادشاہ نے مزار پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی - گلاب صندل
پھول ملا کر چمچے سے قبر پر ڈالا - ستر روپے نذر اور بیس روپے کا شامیانہ
دس روپے کا قبر پوش چڑھایا - ساٹھ روپے خادموں اور مشائخوں کے

کھانا پکوانے کو دیے۔ ایلواوہ روشنی اور باجے گاجے سے منہدی
آئی۔ دیکھو! گلاب کے شیشے قبر کا غلاف شاہزادون کے سر
پر ہے۔ مینہدی کے ساتھہ ساتھہ چلے آتے ہین۔ درگاہ مین آکر
گلاب کے شیشے اور منہدی چڑہادی۔ غلاف قبر پر ڈالا ختم ہوا
بادشاہ نے محل مین آکر خاصہ کھایا آرام کیا۔ صبح کے ختم مین شامل
ہو سب وہان سے رخصت ہوئے۔

گیارہوین حضرت غوث الاعظم رح

ربیع الثانی کے مہینے کو میران جی کہتے ہین۔ اس مہینے کی گیارہوین
تاریخ ہوئی۔ دیکھو! دیوان خاص کے صحن مین آتشبازی گڑی
انار۔ پھلجڑی۔ مہتاب۔ جائی جوئی۔ ہت پھول۔ چھچھوندر۔
چکر۔ گنج۔ پٹاخے۔ چرخیان۔ ہوائیان۔ زمینی گوسے
آسمانی گوسے۔ خدنگ۔ چدّر۔ کوٹھی۔ پنکھیان۔ سانپ
درخت ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہین۔ ایک بانس کی پھچیون کا
بنگلہ سا بنا ہوا۔ اوپر پنی۔ ابرک لال کا غذ منڈھا ہوا اس کو
منہدی کہتے ہین دیوان خاص مین رکھی گئی۔ دسترخوان بچھا
سب طرح کا کھانا چناگیا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھہ سے مینہدی

روشن کی۔ پھر دستر خوان پر حضرت غوث الاعظم رح کی نیاز دی آتشبازی چھٹنے لگی۔ کھانا تقسیم ہوا۔ صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ مین مشائخ جمع ہوئے۔ بادشاہ آئے ختم ہوا۔ تبرک بٹا۔

سترہوین

اسی مہینے کی سترہوین تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیا رح کا عرس ہوتا ہے۔ دیکھو رات کو درگاہ مین مشائخ جمع ہوئے پہلے ختم ہوا۔ پھر قوالی ہونے لگی۔ مشائخون کو حال آنے لگے۔ صبح کو بادشاہ آئے۔ درگاہ مین فاتحہ پڑھی۔ چار اشرفیان اور بتیس روپے درگاہ مین نظر چڑہائی۔ دو سو روپے عرس کے مصارف کے خادمون کو دیے۔ ختم مین شامل ہوئے تبرک کی ہنڈیان اور پھینٹے[1] خادم لائے بادشاہ نے ایک اشرفی تبرک کی اُن کو دی پھر سوار ہو گئے۔ دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی۔ درگاہ مین نذرین چڑھنے لگین خادمون کی گوڑی ہونے لگی ماپنی اپنی اسامیان تاک تاک کے دو دو تبرک کی ہنڈیان۔ کھیلین بتاشے شکر پارے اُن مین بھرے ہوئے۔ آٹے سے آنکے منہ لپے ہوئے۔ خادم اُنکو دیتے ہین اور

[1] عمامہ۔ دستار۔ مگر خادم لوگ ایک دس بارہ گرہ کا کپڑے کا ٹکڑا سر سے لپیٹ دیتے ہیں

گرہ گرہ بھر کے دہوتر کے سبز اور سفید پھنٹے اُن کے سر سے باندہ
دیتے ہین - بہت سی خاطر مدارات کرکے اُن سے کہتے ہین ”ہم
آپ کے دعاگو قدیم ہین - رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ
شریف مین دعائین مانگتے ہین“ اپنا معمول اُن سے لے لیتے
ہین - اب درگاہ شریف مین ناچ ہونے لگا - دیکھو کوئی
ناچ دیکھہ رہا ہے - کوئی باؤلی مین سیڑھیون پر بیٹھا نہا رہا ہے
کوئی چیت کوئی پٹ تیر رہا ہے - کوئی دھما دھم اوپر سے کود
رہا ہے - لوگ باؤلی مین کوڑیان پیسے پھینک رہے ہین -
لڑکے غوطے لگا لگا کر نکال رہے ہین - سودے والے پکار
رہے ہین ”تازی گرما گرم کچوریان ہین - برفی ہے تازی دودہ
کی - مکھن ہے ملائی سے میٹھا - کوزے ملائی کی برف کے کسیرو
ہین میوے - کھلے فالسے ہین شربت کو - ڈالی ڈالی کا گھلا ہی
پیوندی ہے - سیاہ گچھے ہین ہاتھون کے کھلونے
ہین بالے بھولون کے“ - کوئی مقراضی حلوا لئے بیٹھا ہے
کوئی کباب لونگچڑے کھجلے شیرمال - باقرخانی خمیری
روٹی - نہاری بیچ رہا ہے - گڑگڑ والے حقہ پلاتے پھرتے ہین
تنبولی گلوریان بنا رہے ہین - کٹورے چھنک رہے ہین فالودے والے

فالودہ - پن بھتا - تخم ریحان - اولے - گلاب پاشں - کٹورے
ہتھچے لئے بیٹھے ہیں - لو! دوپہر ہوئی - اب میلہ ہمایون کے
مقبرے مین آیا - دیکھو تو کوئی بھول بھلیون مین بھولا بھولا کیسا
ہکّا بکّا پھر رہا ہے - کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین لیٹا آرام (حیران)
لے رہا ہے ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے - بگلا - کل چڑا
دو پلکا - دو پنّا - کل دُمہ - کانڑا - کنکوا اڑا رہا ہے - کل میری - لل ڈرّی (تکل کا نام)
کلیجہ جلی - دو باز پریون دار - الفن تکلین بڑھ رہی ہین - ایک
دوسرے کی دھیری پکار رہا ہے - جو کوئی ہم سے نہ لڑائے اُس کی
دھیری ہے - لو پینچ لڑ گئے - ڈھیلین چلنے لگین - وہ کسی کا کٹ گیا -
آہا!!! کیا غل مچایا ہے - وہ کاٹا - جس بیچارے کا کٹ گیا - اُس کا مُنہ
تو کیا فق فق ہو رہا ہے - کسی کا ہتے پر سے اکھڑ گیا - کسی کا کنیا نے
لگا - کسی کا چکرا رہا ہے - کسی کی دال چپٹو ہوگئی - کوئی کھچم کر رہا ہے
کوئی ٹھمکیان دے رہا ہے لو کنکوے بازی ہو چکی -

آہاہا!!! - دیکھنا وہ کسی شاہزادے کی سواری آئی آگے آگے
سپاہیون کے تمن ہین - باجا بجتا آتا ہے - نقیب چوبدار پکارتے
آتے ہین - صاحب عالم پناہ سلامت عماری مین آپ بیٹھے ہین

---

(۱) کنکوے کا نام ہے (۲) آپس مین مل گئے ۱۲

خواصی مین مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے۔ پیچھے سوارون کا رسالہ چلا آتا ہے۔ مقبرے کے دروازے پر فیلبان نے ہاتھی بٹھا دیا سب جلوس ٹھہر گیا۔ سلامی اتاری کہارون نے نالکی لگا دی۔ نالکی مین سوار ہو کر اندر آئے دو خواص مورچھل لے کر ادہر ادہر آ گئے۔ اور سب ارد گرد ہو گئے۔ نقیب چوبدار آگے آگے ہٹو بڑہو صاحب کہتے چلے۔ مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل اتر کر اوپر آئے۔ یہان پہلے سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا ہے۔ سپاہیون کا پہرہ لگا ہوا ہے۔ اپنی مسند پر بیٹھ کے میلے کی سیر دیکھی۔ ناچ رنگ دیکھ سوار ہو گئے۔ شام تک سب میلے کے لوگ چنپت ہوئے۔ اب دیکھو! پتون اور چھلکون کے ڈہیر۔ مکھیون کی بھنکار کے سوا کچھ بھی دکھائی دیتا ہے۔ یا تو وہ گہما گہمی تھی۔ یا دیکھو اب کیا سناٹا ہو گیا۔ اب مقبرہ کیسا سائین سائین کرتا ہے۔ دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے۔ لو صاحب ستر ہو بن ہو چکی۔

مدار صاحب

جمادی الاول کے مہینے کو مدار کا مہینا کہتے ہین۔ پہلی تاریخ ہوئی قلعہ کے نیچے مدار صاحب کی چھڑیان کھڑی ہوئین۔ دیکھو! شام کو

چھیلب دار ڈھول بجاتے۔ مدار صاحب کی چھڑی لئے دیوان خاص

میں آئے۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ مالیدون کے خوان آئے۔ چھیلب دار

نے پھولون کی بدّھی مدار صاحب کے سامنے رکھّی۔ نیاز ہوئی۔ مالیدہ

سب کو بٹ گیا۔ بدّھی بادشاہ نے پہن لی۔ دیکھو اکیا لمبا لہکا لہبڑ آیا۔

کرکری تاشش کا پھریرا ہے اور چاندی کی کٹوری ہے۔ چھیلب دار

کو دیکر رخصت کیا۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے مدار صاحب کی درگاہ

مین چڑہے گا۔

خواجہ صاحب کی چھڑیان

جمادی الثانی یہ خواجہ معین الدین کا مہینا کہلاتا ہے۔ چودہوین

تاریخ سے قطب صاحب مین دُور دُور کی خلقت آکے جمع ہوئی۔ اجمیر

شریف مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کا بڑی دہوم سے عرس

ہوتا ہے یہان سے اکٹھے ہوکر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہین اُنکو میدنی

کہتے ہین۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ مین ختم ہوا صبح کو

سولہوین تاریخ میدنی رخصت ہوئی۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان

تمامی کے پھریرے کا چڑہایا۔ تھوڑی دور جلوس کی سواری

ل جھنڈا۔

سے میدنی کو پہنچانے گئے - دیکھو! جو لوگ اجمیر شریف گئے ہین اُن کے گھرون مین رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے جاتے ہین - ا

ایلو! اجمیر شریف سے لوگ پھر کر آئے - کنبے والون نے دہوئے ہوئے تل اور چاول اور کھانڈ سینیون مین لگا کر ان کو بھیجے اس کو چاب کہتے ہین - تل ماش اور ٹکے تصدق کو جلیبیون کے کونڈے کپڑون کے جوڑے - خوان اور کشتیون مین لگا کر اُنھون نے وہان کی سوغاتین - درگاہ کا صندل - صندل کی کنگھیان - کنگھے - تسبیحان - تھولی - جا نمازیان - جے پور کے چادرے - انگوچھے - رومال - چندرمان - کلیان - چلمنین کٹوریان عطر - سب کو دیا -

رجب

اس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعہ کو مردون کی تبارک ہوتی ہے - دیکھو! گھی کھانڈ اور میدے کی میٹھی روٹیان اوپر سونف اور خشخاش لگا کے تندور سے پکوائین - سورہ تبارک جو قرآن شریف مین ہے چالیس دفعہ پڑھوائی - ایک ستھری چوکی پر

دسترخوان بچھایا اُسپر روٹیان رکھین - کوری بدھنیون مین پانی بھرکر اورجوڑا - تسبیح - مسواک - جانماز کنگھی - جوتی کشتی مین لگا کے سامنے رکھا - اگر سوز مین بتیان روشن کیا - نیاز ہوئی - بدھنیان اور جوڑا اور چوتھائی روٹیان مسجدون مین بھیجدین - باقی سب کو تقسیم ہو گئین اس کو تبارک کہتے ہین - اسی مہینے مین حضرت جلال بخاری کے کونڈے ہوتے ہین - دیکھو بڑے بڑے کونڈے مٹی کے آئے - پلاؤ - زردہ کھیران مین بھرکر نیاز دیکر لٹوا دیئے -

شب برات

اس مہینے کی چودھوین تاریخ شاہزادون کے استاد لال سفید چمکتی ہوئی عیدیان لکھ لکھکر لائے - شاہزادون کو دین -

عیدی

آمد شب برات جہان پر چراغ شد ۔ بازار از شگفتن او چمن باغ شد

انار وپھلجھڑی و ہوائی و ماہتاب ۔ گلہائے بوستان بہمین باغ باغ شد

استادون کو عیدی کے اشرفی روپیے ملے مکتبون مین چھٹی ہوئی دیکھو اب کوری کوری ٹھلیان آبخورے آئے ایک شرعی سی چوکی پر دھو دھلا کر پانی بھرکر رکھے گئے - شیرمالین اور ملیدے کی

ر کا بیان ۔ قابین آئین ۔ اگر سوز مین تو بان روشن ہوا حضرت صلعم حضرت امیر حمزہ حضرت فاطمہ رض بڑے بڑے ۔ بابر بادشاہ اوت اور سب اپنے مردون کی جدا جدا قابون ۔ شیر بالون ۔ پالی کے آبخورون پر ۔ اور دودھ پیتے بچے جو مرے اُن کی دودہ کے آبخورون پر نیاز ہوئی حضرت فاطمہ کی نیاز کا بیوی زنون کو ۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا خاص اُن کی اولاد کو ۔ باقی ہمہ شما کو بٹ گیا ۔ تیسرے پہر کو آتشبازی شاہزادون اور شاہزادیون کو تقسیم ہوئی ۔ دیکھو ابت کو جیٹون کے ہاتھی بھوڈل بھرے ہوئے مٹی کے اُن کی سونڈ اور سر پر چراغ بنے ہوئے بیٹیون کی ہڑیان بنگلے کی صورت کی مٹی کی بنی ہوئین اوپر چراغ بنے ہوئے ۔ روشن ہوئین ۔ سب نے مبارک بادی ۔ تاشے باجے نوبت خانے ۔ روشن چوکی والیان باجا بجانے لگین ۔ بڑی خوشی ہوئی ۔ آتشبازی چھٹنے لگی ۔

تو اب بادشاہ امام باڑے مین آئے ۔ دیکھو اپنے ہاتھ سے روشنی کی ۔ کنگنی کی کھیر پک کے آئی ۔ ایک چمچے مین لے کر پہلے ذراسی آپ چکھی ۔ پھر ایک ایک چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے دیا ۔ مجرا کرکے سب نے لے لیا ۔ اپنی بیٹھک مین آئے خاصہ کھایا ۔ آرام کیا ۔

رمضان

دیکھو دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے ابر بدلی کے سبب سے جو انتیسوین کو یہان چاند نہ دکھائی دیا۔ اور کہین کسی گاؤن قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آگیا تو سانڈنی سوار وہان کے تھانے یا رئیس یا بستی کے معتبر آدمیون کی گواہی لکھوا۔ مارا مار کرکے حضور مین آئے۔ چاند کی خبر پہنچائی۔ بادشاہ نے عالمون سے فتوی لیکر توپون کا حکم دیا۔ گیارہ توپین رمضان کے چاند کی چلین۔ جو انتیسوین کو کہین چاند نہ دکھائی دیا تو تیسوین کی شام کو توپین چلین سب بیگماتین حرمین سرتین ناموسین چھپی والیان گاتنین شاہزادے شاہزادیان۔ مبارکباد کو آئین۔ تاشے باجے روشن چوکی نوبتخانے والیان مبارک بجانے لگین۔ دیکھو بادشاہ کے ہان سے بنیہ کی بکنیان۔ مصری کے کوزے سب کو تقسیم ہوئے لو دو گھڑی رات آئی عشا کی اذان ہوئی۔ دیوان خاص مین نماز کی تیاری ہوئی۔ باریدار نے عرض کیا۔ کرامات ا جماعت تیار ہے بادشاہ برآمد ہوئے۔ جماعت سے نماز پڑھی۔ ڈیڑھ سپارہ قرآن شریف کا تراویحون مین سنا۔ پھر بیٹھک مین آئے کچھ بات چیت کی بعد

نوش کر پلنگ پر آرام کیا۔ ڈیرہ پہر رات باقی رہی۔ اندر محل۔ باہر نقار خانے۔ اور جامع مسجد مین پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا سحری کے خاصے کی تیاری ہونے لگی۔ دوسرے ڈنکے پر دسترخوان چنا شروع ہوا۔ تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا۔ ٹھنڈا نوش فرمایا لو اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ صبح کی توپ چلی۔ کلی کی آب حیات پیا۔ اب کھانا پینا موقوف ہوا روزے کی نیت کی۔ صبح ہوئی۔ نماز پڑھی۔ درگاہ مین جا کر سلام کر۔ باہر ہوا خوری کو سوار ہوئے۔ سواری پھر کر آئی۔ محل مین لوگون کی کچھ عرض و معروض سنی۔ دوپہر کو سکھ کیا۔ تیسرا پہر ہوا محل مین تندور گرم ہوا۔ بادشاہ کے لئے دیکھو ایک سنہری کرسی شیر کے سے پایون کی۔ پشت پر سنہری پھول پتے کٹے ہوئے مخمل کا گبہ نرم نرم اس پر بچھا ہوا تنور کے سامنے لگی ہوئی ہے۔ بیگماتین۔ حرمین۔ شاہزادیان اپنے ہاتھ سے بینی۔ روغنی میٹھی روٹیان۔ کلچے۔ تندور مین لگا رہی ہین۔ بادشاہ بیٹھے سیر دیکھ رہے ہین۔

کسی کی روٹی اچھی لال لال اتری۔ وہ کیا خوش ہو رہی ہے کسی کی جل گئی۔ کسی کی تندور مین گر پڑی۔ کسی کی ادھ کچری رہگئی

دیکھو ان پر کیا قہقہے لگ رہے ہین - بیسیون تو ہے کہ چولھے گرم
ہین - پتیلیان ٹھنٹھنا رہی ہین - اپنی اپنی بہاون کی چیزین آپ
پکا رہی ہین - دیکھو تہتی - نوتیے - میتھی کا ساگ ہے - کہین ہری
مرچین - موتیا کے پھولون کے نیچے کی سبز سبز ڈنڈیان - بینگن کا
دلمہ گھیے کی تلاجی - بادشاہ پسند کریلے - بادشاہ پسند دال ہے
کہین بڑے - پھلکیان - پوریان - شامی کباب تلے جاتے ہین
کہین سیخون کے کباب حسینی کباب - تکون کے کباب نان پاو
کے ٹکڑے گاجر کا پچھا اور طرح طرح کی چیزین پک رہی ہین روزہ
بہلا رہی ہین - ایلو کوئی روزے خور سامنے آگئی - دیکھو اس کا کیا
لکھا ہو رہا ہے - کوئی کہتی ہے روزے خور خدا کے چور - ہاتھ
ہین ہیرا منہ مین کیڑا - کوئی کہتی ہے - روزے خورون پہ کیا
تباہی ہے - ٹوٹی جوتی پھٹی رزائی ہے - آخر یہان تک اس کا
ناک مین دم کیا کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی -

ایلو دیکھو کسی کا روزہ اچھلا - ہین اسے بی یہ کیا ہوا؟
کسی ماندی باندی سے کچھ کام بگڑ گیا تھا - آپ بی
سارے برتن توڑ پھوڑ - پکتی ہنڈیان چولھے پر سے پھینک
پھینکا آپ ہی منہ تھوتھائے - اٹواٹی کھٹواٹی لئے پڑی

ہیں - منہ سے بولیں نہ سر سے کھیلیں - ایک آتی ہی جھانی
ہے دوسری آتی ہے مناتی ہے - بوا خدا کا روزہ رکھو -
بندوں پر تم نور والیت روزے سے کیا فائدہ ؟ کتنے نے
فاقہ کیا تم نے کیا - ایک دفعہ ہی تنکھی ہو کر جھلا کے بولیں
بس بی بس - اپنی زبان کو لگام دو - اپنی کرنی اپنی بھرنی
تم بڑی خداترس ہو - کھڑی جنت میں جاؤ گی تو اپنے واسطے
ہم دوزخ کا کندہ ہیں گے تو اپنے واسطے - جاؤ بی چلو - اس
چنڈالنی کے منہ نہ لگو - اس کے سر پر تو آج شیطان چڑھا
ہے - تھو تھو - چھائیں پھوئیں - خدا ایسے کے پرچھاویں سے
بچائے ۔ -

دیکھو! مالنیں ڈکانیں لگائے محل میں پھولوں کے
گہنے گوندھ رہی ہیں - سب فصل کے میوے ترکاریاں
بیچ رہی ہیں - ایک ایک پیسے کی پتیر کے چار چار دے رہی ہیں -
دہی بڑے فالودے پوریں والیاں سر پر رکھے بیچتی پھرتی
ہیں - لو عصر کا وقت ہوا - نمازیں پڑھ کے روزے کشائی کی
تیاریاں ہونے لگیں - دیکھو! ایک طرف گلاس کٹوریاں کابیاں
پیالے پیالیاں رنگ برنگ کی چینی کی - اور چینیوں میں

لگے ہوئے رکھے ہین - ایک طرف کوری کوری جھجریان اور
جھاریان کٹورے آبخورے اور پیالے چھوٹے چھوٹے لگنون
پر رکھے ہین - اوپر صافیان پڑی ہوئی ہین - سب ترکاریان
ہوئے وغیرہ آکر رکھے گئے - سب کو چھیل بنا - کوئی سادی
کسی مین نون مرچ لگا مونگ کی دال دھو تھا - کچھ کچی - کچھ
ابلی - کچھ لال مرچون کی - کچھ کالی مرچون کی بنا ہو کر طشتریون
اور رکابیون مین لگا ئین - رنگترون کو چھیل کھانڈ ملا راحت
جان بنا اور کیلے کے قتلے - چھوہارون کا قیمہ کر کے کھانڈ ملا کر
پیالون مین رکھا - تلی ہوئی مونگ - چنے کی دال بیسن کی
سویان نکتیان بھنے ہوئے پستے بادام نون مرچ لگے ہوئے
بادام پستون کے نقل - چھوارے - کشمش وغیرہ طشتریون
مین رکھے - انگور انار فالسے - تخم ریحان فالودے - میوے کا
شربت - لیمو کا آبشورہ بنا کر گلاسون مین رکھا - دیکھو اب
اپنے ہاتھ کا سالن وغیرہ - اور روزہ کشائی آپس مین بٹتی ہی
ہے - مین نے تم کو بھیجی ہے - تم نے مجھکو بھیجی -

لو اب روزے کا وقت قریب ہے کوئی نماز کھان
پڑھی ہے - کوئی کہتی ہے - اچھی پیاس کے مارے

حلقوں مین کانٹے پڑ گئے ۔ کوئی کہتی ہے ۔ ہائے بھوک کے مارے
کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے ۔ روزے مین کتنی دیر ہے سب کے کان
توپ پر لگے ہوئے ہین ۔ ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی
ہین ۔ ہرکارون کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے ۔ ایلو وہ سورج غروب
ہوگیا مشرق سے سیاہی اٹھی ۔ روزے کا وقت ہوا بادشاہ
نے توپ کا حکم دیا ۔ ہرکارون نے جھنڈیان ہلائین ۔ وہ روزے
کی توپ چلی ۔ دہائین ۔ اذانین ہونے لگین اُس وقت کی
خوشی دیکھو ۔ کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہوگئین پہلے
ذرا سے آب زمزم یا مکے کی کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولا
پھر شربت کے گلاس ہاتھ مین ہے چمچون سے شربت پیا ۔ کسی نے
پیاس کی بیتابی مین گلاس ہی مُنہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا ۔ ذرا
ذراسی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا ۔ پھر نماز پڑھ پڑھ کے گلوریان
کھائین سارا رمضان اسی چہل پہل مین گذر گیا ۔

الوداع

آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی ۔ بادشاہ جلوس سے
سوار ہوئے ۔ جامع مسجد کی سیڑھیون کے پاس کہارون نے ہوادار

ہاتھی کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ ہوادارین سوار ہو جامع مسجد مین آئے حوض کے پاس آکر ہوادارین سے اترے آگے خاص بردار نقیب چوبدار ہٹو بڑھو کرتے پیچھے شاہزادے امیر امرا ادب قاعدے سے اندر آئے۔ دیکھو امام کے پیچھے بادشاہ کا مصلے بائین طرف ولیعہد کا۔ دائین طرف اور شاہزادون کے مصلے لگے ہوئے ہین۔ بادشاہ ولیعہد اور شاہزادے اپنے اپنے مصلون پر آکر بیٹھے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا۔ امام جی منبر پر کھڑے ہو گئے۔ توشہ خانے کے داروغہ نے تلوار امام جی کے گلے مین ڈالی۔ قبضہ پر ہاتھ رکھکر امام جی نے خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ جب خطبہ پڑھ چکے اور بادشاہون کے نام لے چکے۔ جس وقت بادشاہ وقت کا نام آیا توشے خانے کے داروغہ کو حکم ہوا اُس نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ تکبیر پر تکبیر ہوئی امام نے نیت باندھی سب نے امام کے ساتھ نیت باندھ لی دو رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا۔ دعا مانگی۔ سُنتین پڑھ کر بادشاہ آثار شریف مین آئے۔ زیارت کی۔ پھر سوار ہو کر قلعہ مین آئے۔ انتیسوین ۲۹ تاریخ ہوئی سانڈنی سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے۔ دیکھو سب کی آنکھین آسمان پر لگی ہوئی ہین

اگر چاند دیکھ لیا یا کہین سے گواہی شاہدی آگئی تو بڑی ہی خوشی
ہوئی - اور ہو بھی جوان جید ہوئی - نقار خانے کے دروازے کے
سامنے حوض پر پچیس توپین عید کے چاند کی دھنا دھن چلین - مبارک
سلامت ہونے لگی شادیانے بجنے لگے - نہین تو پھر تیسوین کو
یہ رسمین ہوتین -

عیدالفطر

رات کو توپین ڈیرے خیمے فرش فروش عیدگاہ روانہ ہوا سواری
کا حکم ہوا - ہاتھی رنگے گئے - صبح کو بادشاہ نے حمام کیا - پوشاک بدلی
جواہر لگایا - خاصے والیون نے جلدی سے دسترخوان بچھا - سویان
دودھ - اولے بتاشے چھوارے خشکا کھڑی مسور کی دال اس پر
لگادی - بادشاہ نے نیاز دی - ذرا ذرا سا چکھ کے کلی کی - باہر برآمد
ہوئے - جسولنی نے خبرداری بولی - باہر ترئی ہوئی - سب جلوس
قاعدے سے کھڑا ہو گیا - فوجدار خان نے ہاتھی بٹھادیا - کہارون نے ہودہ
تلوون کے برابر لگادیا - بادشاہ ہودے مین سوار ہوئے - دیوان عام
مین سواری آئی - احتشام توپخانے کی توپون کی اکیس آوازین ہوئین
قلعے کے دروازے پر پلٹنون نے سلامی اتاری - اکیس توپین چلین

عیدگاہ کے دروازے پر سواری پہنچی ۔ جلوس دو طرفہ کھڑا ہو گیا
سلامی اتاری توپین سلامی کی چلنے لگین ۔ دروازے پر سے بادشاہ
ہوادارین اور ولیعہد نالکی مین اور سب پیدل عیدگاہ کے
اندر آئے چبوترے پر سے اتر کر خیمے مین اپنے مصلّون پر کھڑے
ہو گئے ۔ مکبّر پر تکبیر ہوئی ۔ سب نمازیون نے صفین درست
کین ۔ امام جی کے ساتھ سب نے نیت باندھی ۔ دو رکعتین پڑھکر
سلام پھیرا ۔ سب کھڑے ہو گئے ۔ بادشاہ ولیعہد شاہزادے
اپنے مصلون پر بیٹھے رہے ۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا توشہ خانے
کے داروغہ نے امام جی کے گلے مین کلابتونی پرتلہ اور تلوار ڈالی
امام جی نے منبر پر کھڑے ہو کر تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھکر خطبہ
پڑھا ۔ جب بادشاہ کا نام آیا ۔ توشہ خانے کے داروغہ نے
امام جی کو خلعت پہنایا ۔ دعا مانگی ۔ خطبہ کی ایک توپ چلی ۔
اب دھوپ چڑھ گئی تھی ۔ بادشاہ نگدمبر مین سوار ہوئے
دیوان خاص مین آئے تختِ طاؤس پہ بیٹھکر دربار کیا ۔ نذرین
لین ۔ پھولون کے طرے اور ہار سب کو مرحمت ہوئے
محل مین داخل ہوئے ۔ چاندی کے تخت پر بیٹھ کے محل کی
نذرین لین خاصہ کھایا سکھ کیا ۔

عید الاضحیٰ

ذوالحجہ کے مہینے کی دسوین تاریخ صبح کو جلوس سے سوار ہوئے۔ عیدگاہ مین
آئے۔ دوگانہ ادا کیا۔ دیکھو جو جو باتین عید الفطر مین ہوئی تھین وہی سب
اس مین ہوئین مگر بات اس مین زیادہ ہے کہ عیدگاہ کے اندر جنوب
کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے۔ بیچون بیچ مین ایک چبوترہ بنا ہوا ہے
اُس پر بادشاہ کی مسند لگی۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوئے ہین ارد
گرد بڑے بڑے سراپچے (قناتین) کھچے ہوئے ہین۔ ایک اونٹ بانات کی
جھول پڑی ہوئی۔ سینہ پر چونے کا نشان کیا ہوا سونین جکڑا ہوا فراش
پکڑے کھڑے ہین۔ دیکھو اب اونٹ کی قربانی ہوتی ہے۔ بادشاہ اونٹ
کے پاس آئے۔ فراشون نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اونٹ کے
بیچ مین تان لی۔ قورخانے (سلیح خانہ) کے داروغہ نے بادشاہ کے ہاتھ مین برچھی دی
قاضی نے اونٹ کی قربانی کی۔ دعا پڑھوائی۔ بادشاہ نے دعا پڑھکر
چونے کے نشان پر اوسٹ کے تاک کر برچھی ماری۔ قاضی نے اُسے ذبح
کیا۔ بادشاہ سوار ہوکر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے ایلو یہان ایک دُنبا
مہندی مین رنگا ہوا کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اُسکی قربانی کی خیمے مین آئے
مسند پر بیٹھے۔ بائین طرف ولیعہد دائین طرف اور شاہزادے بیٹھ گئے

امیرامرا سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہوگئے۔ خاصے والون نے
جھٹ پٹ دسترخوان بچھا اونٹ اور ڈبمے کی کلیجی کے کباب اور
شیرمالین اُسپر لگادین۔ بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیرمال کا
اور ذراسا کباب آپ منہ مین ڈالا پھر ولیعہد اور شاھزادون اور
معززامیرون کو جو حاضر تھے کباب اور شیرمالیں اپنے ہاتھ سے
دین۔ سب نے مجرا کرکے لے لین۔ دربار برخاست ہوا خیمے مین
زنانہ ہوگیا۔ بیگماتین آئین۔ بادشاہ نے خاصہ کھایا۔ تھوڑی دیر
ٹھیر کے سوار ہوئے۔ دیوان خاص اور محل مین آکے وہی عید کی طرح
دربار کیا۔ نذرین لین۔ قربانی کے بکرے حیثیت کے موافق سب کے
ہان بھیجے گئے۔

سلونو

اِس رسم کا ذکر یون سنا ہے کہ عزیزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ
سے اُن کے وزیر غازی الدین خان کو دشمنی تھی۔ ایک دن ایک
ڈھکوسلا بنا کر عرض کیا کہ حضور پرانے کوٹلے مین ایک فقیر صاحب
کمال آئے ہین۔ بادشاہ نے حکم دیا اچھا بلاؤ۔ اُس نے کہا بہت
خوب۔ دوسرے دن پرانے کوٹلے مین ایک موقع کا مکان تجویز کر

دو آدمی خنجر دے کر وہاں چھپا رکھے کر دیئے نذر بادشاہ سے
جھوٹ موٹ آکر عرض کیا کہ کرامات غیب صاحب سے لیتے ہیں ۔
ہم آپ بادشاہ ہین ۔ بادشاہ کو غرض ہے تو آپ ہمارے پاس
پہنچے ہین ۔ بادشاہ کو فقیرون سے بہت اعتقاد تھا ۔ فرمایا ہم
آپ چلتے ہین جب کٹلے مین پہنچے ۔ وزیر نے عرض کیا جہان پناہ
فقیر صاحب یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ناراض ہون گے ۔ بادشاہ نے حکم دیا
اچھا سب یہین ٹھیرین بادشاہ تن تنہا وزیر کے ساتھ اندر گئے ۔
جاتے ہی ان دونون نابکارون نے بادشاہ کے خنجرین بھونک دین
اور کام تمام کر کے لاش کو دریا کی طرف نیچے پھینک دیا ۔ آپ وہان
سے چین سے وزیر باہر آیا ۔ لوگون نے پوچھا حضور کہان ہین ؟
کہا فقیر صاحب پاس بیٹھے ہین ۔ مجھ سے خوابگاہ مین سے ایک کاغذ
منگوایا ہے وہ لینے جاتا ہون ۔ تم سب یہین کھڑے رہو مین ابھی
الٹے پاؤن آتا ہون ۔ یہ فقرہ گھڑ کے یہ بھی وہان سے سٹک گیا ۔ ادھر
دریا کی طرف سے کوئی ہندنی چلی آتی تھی کہین اس کی نگاہ پڑی کہ
کسی کی لاش پڑی ہے پاس آکر دیکھا تو پہچانا کہ ارے یہ تو ہمارے بادشاہ
ہین ۔ ہے ہے کس ظالم نے یہ کام کیا ۔ ؟ وہین بیٹھ گئی جب بہت
دیر ہوگئی تو یہ لوگ گھبرائے اور دردانہ اندر گھس گئے وہان دیکھین

تو بادشاہ نہ فقیر - اِدھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگے - نیچے جھک کر جو دیکھیں تو بادشاہ قتل ہوئے پڑے ہیں - اور ایک ہندنی پاس بیٹھی ہوئی نگہبانی کر رہی ہے - لاش کو اٹھا کر لائے - ہماہما دہلا ہمایون کے مقبرے میں دفن کیا - شاہ عالم بادشاہ نے اُس ہندنی کی اس خیر خواہی پر کہ اس نے میرے باپ کی لاش کی رکھوالی کی - اُس کو اپنی بہن بنایا اور بہت سا کچھ اُس کو دیا - بہنوں کی طرح ساری رسمیں اُس سے برتتے رہے وہ بھی بھائی سمجھکر اپنی رسم کے موافق سلونو کے تیھوار کو بہت سی مٹھائی تھالون میں لیکر آتی تھی اور بادشاہ کے ہاتھ میں سچے موتیون کی راکھی باندھتی تھی - بادشاہ اُس کو اشرفیان اور روپے دیتے تھے - شاہ عالم کے بعد اکبر شاہ نے اُس سے اور بہادر شاہ نے اُس کی اولاد سے یہ رسم نباہی -

دسہرہ

دسہرہ کے دن بادشاہ نے دربار کیا - دیکھو ! پہلے ایک نیل کنٹھ بادشاہ کے سامنے اڑایا - ایلو وہ باز خانے کا داروغہ باز اور شکرا لیکر آیا بادشاہ نے باز کو لیکر ہاتھ پر بٹھایا - لو دربار برخاست ہوا تیسرے پہر کو اصطبل خاص کا داروغہ خاص گھوڑون کو مینہدی سے رنگ رنگا

رنگ برنگ کی اُن پر نقاشی کرسونے روپے کے ساز لگاکر جھروکون کے نیچے لایا۔ بادشاہ نے گھوڑون کا ملاحظہ کیا۔ داروغہ کو انعام دیکر رخصت کیا۔

دوالی

لو آج پہلا دیا ہے۔ دیکھو محل مین سب کی آمد و رفت بند ہو گئی سقنیان۔ دھوبنین۔ مالنین۔ کہاریان۔ حلالخوریان تین دن تک محل کے باہر نہ نکلنے پائین گی۔ اور نہ کوئی ثابت ترکاریان محل مین آنے پائین گی۔ بینگن۔ مولی۔ کدو گاجر وغیرہ اگر کسی نے منگائی بھی تو باہر سے ترشی ہوئی آئی۔ اس لئے کہ کوئی جادو ٹکرے تیرے دیئے کو دیکھو آج بادشاہ سونے چاندی مین تلین گے۔ ایک بڑی سی ترازو کھڑی ہوئی۔ ایک طرف پلڑے مین بادشاہ بیٹھے۔ دوسری طرف چاندی سونا وغیرہ بادشاہ کے برابر تول کے محتاجون کو بانٹ دیا۔ ایک بھینسا۔ کالا کمبل۔ کڑوا تیل۔ ست نجا۔ سونا۔ چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدق ہوا۔ قلعہ کی برجون کی روشنی کا حکم ہوا کھیلین۔ بتاشے۔ کھانڈ اور مٹی کے کھلونے ہٹریان اور ہاتھی ہٹی کے اور گنون کی پھاندیان۔ نیبو۔ کہاریان سر پر رکھے جھولنیان

اُن کے ساتھ ساتھ گھر گھر بانٹتی پھرتی ہین۔ رات کو بیٹیون کے ہاتھی بیٹیون کی ہٹریان کھیلون بتاشون سے بھری گیئین۔ اُن کے آگے روشنی ہوئی۔ نوبت۔ روشن چوکی۔ اور باجہ بجنے لگا۔ چارون کونون مین ایک ایک گنا کھڑا کیا۔ نیبوُون مین ڈورے ڈال کر اُن مین لٹکا دیے صبح کو وہ گنّے اور نیبو حلال خوری کو دیدیے۔ رتھ بان بیلون کو بنا سنوار۔ پاؤن مین مینھدی لگا رنگ برنگ کی اُس پر نقاشی کر سینگو پر قلعی اور سنگوٹیان ہاتھون پر کارچوبی پٹے اور سنکھ۔ گلون مین گھنگرو اوپر کارچوبی باناتی جھولین پڑی ہوئین۔ چھم چھم کرتے چلے آتے ہین۔ بیلون کو دکھا انعام اکرام لے اپنے کارخانون مین آئے دوالی ہوچکی

ہولی

دیکھو! ہولی مین جتنے سانگ شہر مین بنے سب بادشاہ کے جھروکون کے نیچے آئے۔ انعام لیکر رخصت ہوئے۔

جھروکون کا زنانہ

دیکھو! بادشاہی جھروکون کے نیچے باغ ہے باغ کے نیچے دریا بہتا ہے دریا کے کنارے خیمے کھڑے ہین۔ بیچ مین کشتیان چھوٹی کشتیون

ہین [illegible] [illegible]

[illegible] اور

[illegible]

اور [illegible]

ہین آکر جمع ہوئی ہین - [illegible] بادشاہ کی سواری آتی دیکھا کہاریان [illegible]

بے تکان ہوادار کندھون پر لیے چلی آتی ہین - ساتھ ساتھ خوجے مورچھل کرتے جھنڈا باندھے ہین نے اور حبشنیان - ترکنیان وغیرہ چلی آتی ہین وہ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو - ایلو سب کھڑے ہو گئے مجرا کیا - بادشاہ جہان نما مین آکے بیٹھے - باغ لوٹنے کا حکم دیا - اہاہا! - دیکھنا کیا سر پر پاؤن رکھ کے دوڑین جیسے ٹڈی دل اُمنڈ کر آتا ہے - دم بھر مین سارے باغ کو نوچ کھسوٹ ڈالا کسی نے نیبو کنٹھون کی جھولیان بھر لین - کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے ایک ایک کو کھڑی جھنجتی ہے - اچھی بوا آئیو - یہ نگوڑی شیطان کی آنت تڑوائیو - بھلا اس لُس اور لوٹم لاٹ بن کون کسی کی سنتا ہے ؟ -

کوئی آمون کے درختون پر پتھر بن مار رہی ہے - کوئی چنا کو سرو تون سے میٹھی گنے کاٹ رہی ہے - لونڈیان باندیان جو ذرا

اہا! یہ کیا [illegible] تب درختوں پر چڑھ [illegible] ٹہنیاں توڑ توڑ کر وہ بہن

[illegible]

اہاہا! دیکھنا کوئی لڑکا ہے پیچھے گر پڑا ہے۔ کسی کے کانٹا کسی کے

کھٹ پٹی لگی۔ کسی کا دامن پھٹ گیا [illegible]۔ کوئی جھلسا گئی۔ اس باغ کو

سمجھ سر منڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا۔ مفت میں ہلکان ہو گئی۔

او باغ لٹ چکا۔

دیکھو! لیموں نارنگی انار کٹھون وغیرہ کی جھولیاں بھرے۔ ہاتھوں

میں گئے لئے خوش ہوتی گرتی پڑتی چلی آتی ہیں۔ کوئی بیچاری جو خالی

ہاتھ ہے تو کیا خفت کے مارے کتراتی کنیاتی آنکھ چرائے خفیف

خفیف اپنا سا منہ لئے چلی آتی ہے۔ سب اس کو چھیڑتی کھوناتی چلی

آتی ہیں۔ [illegible] خفیف ہے۔ دیکھو ہم یہ جھولیاں بھر بھر کر لائے تو ہم سے

لے لو۔ تم اپنے جی میں نہ کڑھو وہ کہتی ہیں۔ بوا تمہارا تم ہی کو مبارک رہے

بھاڑ میں پڑو۔ کیا موئی چار کوڑی کی چیز کے لئے اپنا منہ ہاتھ کانٹوں

سے چھدواتی۔ اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے کروں۔ ایسی کیا نعمت

کی ماں کا کلیجا تھا۔ اہاہا! سچ کہتی ہو۔ تمہاری خفت ہماری سر آنکھوں پر

اچھی یہ بتاؤ پھر تم گئیں کیوں تھیں؟ ایک ایک کا منہ تکنے۔ بوا

تمھاری وہی لومڑی کی کہاوت ہے۔ انگور کے درخت کے نیچے آئی۔ خوشے لٹکے ہوئے دیکھکر بہت للچائی۔ بہت سی اُچھلی کودی جب کچھہ نہ ہاتھ آیا یہ کہتی چلی گئی ابھی کچے ہین کون دانت کھٹے کرے۔

نواب بیموں مین آکر ناچ رنگ دیکھنے لگین۔ ناؤن مین بیٹھکر دریا کی سیر کرنے لگین۔ دریا کے کنارے آپس مین چھینٹم چھانٹا لڑنے لگین دیکھو کسی کا پاؤن کیچڑ مین پھسل گیا۔ ساری لت پت ہوگئی۔ کوئی دلدل مین پھنس گئی۔ ان پر کیسے قہقہے پڑ رہے ہین۔ وہ کھسیانی اور رنگلی ہو ہو کر ایک ایک کو تکتی اور پکارتی ہین۔ اے بی اکی! اے بی ڈھکی! اچھی ادھر آئیو۔ ذرا ہمین اس کیچڑ مین سے نکالیو۔ کوئی تو جان بوجھکر اناکانی دیتی ہے۔ کوئی کہتی ہے بوا تیکی پڑے تمھارے ڈھنگون پر اچھی کیچڑ مین کیون جا پھنسین۔ اللہ رے تمھارا موٹا دیدہ! دلدل مین جا کودین سچ مچ دریا کو دیکھکر آنکھین پھٹ گئین یا دیدے پتھرا گئے۔

غرض جو جسکی ہولی تھی ٹھولیان مار کر اُن کو نکالا۔ نواب کے پیچھے کا وقت آیا بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پاؤن تک گلابی کپڑے پہنے جدھر دیکھو گلابی پوش دکھائی دیتے ہین دریا کے کنارے گویا گلابی باغ کھل گیا سب سلاطینون کے گلابی کپڑے گلابی پگڑیان۔ کندھون پر بندوقین گلے مین پرتلے۔ کمر مین تلوارین

ہین۔ کوئی صوبہ دار۔ جمعدار۔ دفعدار۔ نشان بردار۔ کوئی تاشے باجے والا۔ کوئی نقیب نبکرانپی پلٹن جمائے کھڑے ہین ادہر اوہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ مین سے اُٹھ کر دہوم سے آیا۔ سلاطینون کی پلٹن نے سلامی اُتاری پنکھے کے آگے ہوئی اُس کے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیان چلین۔ ان کے پیچھے ہوادار مین بادشاہ اور شاہزادے شاہزادیان۔ سلاطینون کی بیگماتین۔ تخت کے اردگرد پنکھے کے ساتھ چلین درگاہ مین جا کے پنکھا چڑھا دیا۔

بادشاہ اپنی بیٹھک مین آئے اور سب اپنے اپنے گھر گئے۔

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے حیات بخش اُس کا نام ہے۔ بیچون بیچ مین ساٹھ گز سے ساٹھ گز چوکور حوض ہے۔ حوض مین جل محل ہے۔ شمال اور جنوب کو آمنے سامنے ساون بھادون دو مکان سر سے پاؤن تک

سنگ مرمر کے ہین۔ اُن کے بیچ مین چھوٹے چھوٹے حوض ہین
حوض مین پانی کی چادرین گرتی ہین۔ چارون طرف لال پتھر کی
بڑی بڑی چار نہرین ہین۔ اُن مین پانی جاری ہے۔ نہرون کے
گرد لال پتھر کی گلکاری کی کیاریان۔ کیاریون مین۔ گیندا۔ گل مہندی
گل ٹورنگ۔ شبّو۔ زنبق۔ گل طرّہ۔ سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے
موتیا۔ چنبیلی۔ جوئی۔ رائے بیل۔ گلاب۔ سیوتی۔ مدمالتی۔
مولسری کے پھولون سے سارا باغ مہک رہا ہے۔ بلبل چہک
رہی ہے۔ سبزہ لہک رہا ہے۔ دیکھو آم۔ شہد کوزہ۔ بتاشہ*
بادشاہ پسند۔ محمد شاہی لڈو وغیرہ۔ اور انار سامرو۔ جامن
رنگترہ۔ نارنگی۔ چکوترہ۔ کھٹّا۔ نیبو۔ انجیر۔ شہتوت۔ بیدانہ
فالسہ۔ کھرنی۔ آڑو۔ شفتالو۔ آلوچہ۔ سیب۔ انگور۔ ناشپاتی
کمرک۔ بیری۔ کٹھل۔ بڑھل۔ پاکھل۔ کگروندہ۔ وغیرہ کے درخت
پھل پھولون مین لدے ہوئے جھوم رہے ہین۔ مینہ کا جھمکا
لگ رہا ہے۔ مور جھنگار رہے ہین۔ پپیہا پیہو پیہو کر رہا ہی
کویل کوک رہی۔ الیودہ باغ کا زنانہ ہوا اور حکم ہوا کہ سر
سے پاؤن تک سب لال جوڑے پہنکر آئین۔ دیکھو سب نے

* آم کا نام ہے۔

لال جوڑے رنگوائے ۔ مارا مار کرکے اُن پر مصالحہ ٹکوائے ۔ باغ
گوٹہ کناری
مین خیمے کھڑے ہوئے ۔ حوض کے گرد لکڑیون کی پاڑین بندھین
اُن پر فرش ہوا ۔ ایک طرف بادشاہ کی جہان نما کھڑی ہوئی ۔ حوض
خیمہ و خرگاہ
مین نواڑے ؁ چھوٹے دوکانین لگین ۔ مالنین ۔ ہنواڑنین ۔ ادر ترکاری
میوے ۔ گوٹہ ۔ کناری ۔ کپڑے والیان قرینے سے
بیٹھی ہین ۔ بڑے والیان بڑے اور پوریان پھلکیان تل رہی
ہین ۔ کبابنین کباب لگا رہی ہین ۔ دہی بڑے والیان دہی
بڑے بیچتی پھرتی ہین ۔ بساطی اور سادہ کارون کے لڑکے
طرح طرح کا اسباب اور انگوٹھیان چھلّے لیے بیٹھے ہین حلوائیون
کے چھوکرے پوریان کچوریان مٹھائیان بیچ رہے ہین ۔
اہا ہا ! ذرا بچھیرہ پلٹنون کو تو دیکھو ۔ کیا چھوٹے چھوٹے
لڑکے تلنگون اور نجیبون کی سی وردیان پہنے بندوق توسدان
لگائے ۔ قطار باندھے برابر قدم سے قدم ملائے چلے آتے
ہین ۔ ایلو وہ ٹھگنا سی توپین ننھے سے گولنداز ۔ نیلی وردیان
پہنے ۔ توپین کھینچے ہوئے آتے ہین جا بجا بچھیرہ پلٹنون کے پہرے
لگ گئے ۔ توپین الگ ایک جائے کھڑی ہو گئین ۔ تو باغ
کی تیاری ہو چکی ۔ اب بیگماتین اور شاہزادیان آنی شروع

؁ چھوٹی کشتیان ۔ ڈونگے ؎

ہوئین - لال لال چوچہاتے جوڑے جھجھماتے پہنے ہوئے سونے
مین پیلی موتیون مین سفید چھم چھم کرتی چلی آتی ہین - ساتھ
ساتھ اناّ مغلانیان - مالی ددا - چھوچھو - ہیاّ - نوکرین - چاکرین
لونڈیان - باندیان - ہاتھون چھاؤن اللہ - بسم اللہ کرتی صدقے
قربان ہوتی چلی آتی ہین - دیکھنا بلاؤن - صدقے گئی
واری گئی - بیچ بیچ مین چلو - سفید چادر اوڑھ لو - اس چھتے
مین چوٹی والا رہتا ہے - اور رسی کا بھی ڈر ہے - دو ریار شیطان
کے کان بہرے - کسی کا کہین سایہ چھپیا نہ ہو جائے - تو یہ بوڑھا
چونڈا کورے استرے سے منڈ جائے - جو کسی نے بناؤ کوٹوکا
تو ٹہر آگیا - اتا سانی - ددا - پنجے جھاڑ کے اس کے پیچھے چمٹ
گئین - حف تمہاری نظر - تمہارے دیدون - رائی نون - دیکھو
تمہاری ایڑی مین گو لگا ہوا ہے - اچھی دیکھیو اس کلجبی نے ایسا
ہونسا مجھے تو آج اپنی بچی کا پنڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے
ذرا اس کلھیاری کے پاؤن تلے کی مٹی چولھے مین جلائیو -
دیکھو اب باغ مین چارون طرف گانا بجانا اور آپس مین
ہجولیان بلکہ جھولون اور ہنڈولون مین جھول رہی ہین ایک
ایک پر بولیان ٹھٹھولیان مار رہی ہین - آج تو اس لاجوڑے

پر چوٹ ہے۔ پھوٹ بوا تم کو کون سنہری جوڑے کو کالی
گوٹ لگا کلیجی پھیپڑا کر دیا۔ واہ۔ اچھی یہ برا معلوم ہوتا ہے
خاک تمہاری ارواح۔ اچھی تمہین کیا نہین سوجھتا۔ دشمنون
کے دیدے پٹم ہو گئے۔ ایلو ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ
در گور تمہاری صورت یہ مواصدقے کا دوپٹہ اس پر یہ
بھاری مصالحہ۔ اہا ہا! کوے کی چونچ مین انار کی کلی۔ اس
کلوٹی شکل پر یہ لال جوڑا کیا کھلتا ہے۔ بی تمہاری وہی
کہاوت ہے کہ آ بوا لڑین لڑے ہماری بلا۔ بلا لیجائے
تمہین چیلا۔ چلو ہونے لگی۔ ذرا سی بات تم سے پوچھی
تھی۔ تم تو جھاڑ کا کانٹا ہو گئین۔ دیکھنا مرڈولی پاؤن کھار
آئین بیوی نوبہار۔ اچھی مین کہتی ہون تمہارا کیون ہڑا
گیا ہے۔ آدمی کدھر اڑ گئے جو اکیلی پاینچے پھڑکاتی پھرتی
ہو۔ اوہو ہو۔ اچھی تمہین ہماری جان کی قسم۔ ہمارا حلوا
کھائے۔ ہمین کو سہے کر کے بیٹھے جو اس بٹمسیل کی دریچ
کو نہ دیکھے۔ سرگالا منہ بالا۔ سینگ کٹا بچھڑون مین ملین۔ منہ
مین دانت نہ پیٹ مین آنت۔ لال جوڑا مٹکائے کیا تھسے
بیٹھی ہین۔ ایلو! یہ اور تھر توڑا کہ پوپلے منہ مین مسّی کی دھڑی

اور سوکھے ہاتھوں مین منہدی بھی لگی ہوئی ہے۔

اچھی یہ لال کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے۔ مگر کمبخت یہ منہدی اور مسّی کی دھڑی جمائے بغیر کیا ان کی سرتی نہ تھی دیکھو لونڈیون پر غصہ ہو رہا ہے۔ اری گل بہار۔ نوبہار۔ سبزہ بہار۔ چنپا۔ چنبیلی۔ گل چمن۔ نرگس۔ مان کنور۔ انندکنور۔ چنچل کنور۔ مبارک قدم۔ نیک قدم۔ کدھر گئیں ایلو! وہ باغ مین کدکڑے لگاتی پھرتی ہین۔ سگڈے مارتی پھرتی ہین۔ بھلاری علامہ دھر۔ قطامہ۔ چڑیل۔ بالزادی قحبہ بچی۔ سرمونڈی۔ ناک کاٹی۔ ایسی شتر بےمہار ہوگئین ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا۔ سب کو ازار مین ڈال کر پہن لیا۔ کام کاج پر دیدہ ہی نہین لگتا۔ ایک جائے پاؤن ہی نہین ٹکتا۔ جلے پاؤن کی بلّی کی طرح نچلی ہی نہین بیٹھین سارے باغ کے جائے لیتی پھرتی ہین۔ مین لہو کے گھونٹ بیٹھی گھونٹ رہی ہون۔ کیسے تکلے کے سے بل نکالتی ہون۔ کوئی دن کو یاد کرو بچّون کو شور پل رہا ہے۔

بوا تم بھی کیا منمتنی ہو۔ ذرا ذرا سی بات پر تسوے بہاتی ہو۔ ایسی کیا انوکھی سا جرج۔ جانِ آدم۔ نعمت کی مان کا کلیجہ

چیل کا موت۔ عنقا چیز تھی جو تم ایسی بلک گئین۔ چھوٹی
بہن تھی اگر اُس نے لیا تو کیا ہوا۔ آؤ مین تمہین اور منگا دونگی
اچھی دیکھتی ہو اِس فتنی کو کیا شیطان چڑہا ہے
کیسے دہیئے مچا رکھے ہین۔ اپنا لہو پانی ایک کئے ڈالتی ہے
کسی عنوان نہین ہلتی۔ ارے کا کا! ارے فلان قلی! جائیو
بیوی کے لئے یہ چیز لائیو۔ بیگم صاحب مین ابھی دیکھکر آیا
ہون کسی دکان پر نہین ہے۔ ایسا کیا بازار مین اوڑا پڑ گیا
یہ حرامی تکّا۔ مادر بخطا۔ کام چور نوالہ حاضر ہین سے بیٹھا بھیگی
بلی بتا رہا ہے۔ ٹالم ٹولے کرتا ہے۔ اری یاقوت اری زمرد
تو جا کر جہان سے ملے ابھی ڈہونڈ کے لے کر آ۔ ایلو یہ موا غارتی
کہین سے یہ موٹے موٹے مچھنگر موئے کچکونڈر سے اپنے
نگلنے اور ٹھونسنے کو اُٹھا لایا۔ یہ تم ہی بیٹھکر ٹھورو۔ کھانے کو
بسم اللہ۔ کام کو نعوذ باللہ۔ یہ ہمارے نمک کا اثر ہے ان کی کیا
خطا ہے؟ چلو اب تو نہ روٹھو آؤ مَن جاؤ غصے کو تھوک دو۔ بہت
ہو چلے نہ بگھارو۔ مجھے یہ نکتوڑے نہین بھاتے۔ آپس مین جیرا
کھیری۔ کہو تم اتنا نہین کرتے۔ ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا
موٹی۔ مجھے تو دونون آنکھین برابر ہین تم کیا جنت مین لیجاؤ گے

وہ کیا مجھے دوزخ دکھائے گی۔ چلو نہین سنتی نہ منو۔ جوتی کی نوک سے تم روٹے ہم چھوٹے۔ ایلو وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے۔ ہم بھی چلے کو جلائین گے۔ نون مرچین لگائین گے۔

لواب دو گھڑی دن باقی رہا حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی۔ وہ جسولنی نے آواز دی۔ خبردار ہو۔ سواری آئی۔ دیکھو بادشاہ کی بھی لال پوشاک ہے۔ لال ہی رنگے ہوئے ہما کے پرون کے مورچھل ہین۔ بچھیرہ پلٹنون نے سلامی اُتاری۔ چھوٹی چھوٹی توپین دغنے لگین۔ سب حوض پر آبیٹھین۔

بادشاہ اپنی جہان نما مین آئے۔ سروقد کھڑے ہو کر سب نے آداب مجرا کیا۔ دیکھو حوض کے گرد گویا گل لالہ کھل گیا ایلو وہ باغ لوٹنے کا حکم ہوا۔

اہا ہاہا دیکھنا کیسی بے تحاشا گرتی پڑتی تو مجھ مین تجھ دوڑین کوئی جھپیٹ مین آکر گر پڑی۔ دیکھو! انا دوا کیسی بھیپڑا جلاتی بلبلاتی دوڑین جھٹ جھاڑ پونچھ کے اُٹھا لیا۔ ایک لوٹا پانی کا اُس جائے چھڑک دیا۔ لاکھون فضیحتے کھڑی کر رہی ہین۔ بچہ گرانے والی کو جہان اُس کی دائی نے ہاتھ دہوئے قربان کرون۔ ایسی نخرمست ہوگئین۔ آنکھون پر چربی چھاگئی ہے ہی یہ کیا الٹا زمانہ آگیا انیتر

دبین روڑے اچھلے۔ نہین بی دوا میرے چوٹ ووٹ کہین نہین
لگی۔ تم ناحق اتنے پچھڑ دلاے مچاتی ہو۔ کہیل مین شاہ وگدا برابر
ہے دیکھو ادرختون کو بلا کی طرح جا کر لپٹ گیٔن۔ پھل پھول پتون
تک نوچ کھسوٹ ڈالے۔ بیویان جھولی پھیلائے نیچے کھڑی
ہین۔ لونڈیان باندیان اوپر سے توڑ توڑ کر ان کی گودی مین ڈالتی
جاتی ہین۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری دردانہ دلشاد مجھے وہ نگندا
توڑ دے۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری اچپل تو مجھے وہ بڑا سا
کھٹا توڑ دے۔ مین تجھے ایک روپیہ دون گی۔ ایلو ایک جو آہن
انھین کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھ مین سے اُچک
لے گیٔن۔ یہ منہ تکتی کی تکتی رہ گیٔن۔ بولی چورون پر مور پڑے
اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو خفت اتارنے کو اورون کا لوٹ لیا۔ اب یہ
سرخرو چونڈا ایمان بھوتدا سب مین بٹھکر شیخیان بگھارین گی
ہم بھی لوٹ لائے۔ مین بھی کوسن کوس کے ڈھیر کرون گی۔ آہی
چُھریان۔ کٹا ون۔ انتی سار۔ زہر مار ہووے۔

لواب شام ہوئی۔ دونو وقت ملتے ہین۔ جھٹ پٹا ہو گیا۔
بس صاحبو چلو چاند نے کھیت کیا۔ چاندنی چٹکی۔ چاند کی بہار لوٹو
دیکھو اب حوض اور نہر کی پٹریون پر بیٹھین چاندنی منا رہی

ہین نواڑون مین مٹھی حوض مین پھر رہی ہین - سفید سفید پھولون
کے کنٹھے گلے مین - کانون مین پھولون کی بالیان - لال لال کپڑون
پر عجب بہار دکھا رہی ہین - کہین ڈھولکی بج رہی ہے - گانا ہو رہا
ہے - کہین دس گھرا پچیسی قصے - کہانیان - پہیلیان - مکریان
ہو رہی ہین - دس بیس ملکر کھڑی ہو گئین - آؤ بھی آنکھ مچولی
کھیلین - قطار باندہ کے ایک نے سامنے کھڑے ہوکر کہنا
شروع کیا - اڑنگ بڑنگ طوطی زبر تنگ - مائی جی کا تہان -
کھیلے چوغان ہریا ہر بس یہ نو یہ دس جس کے نام پر دس آتا گیا
اُس کو نکالتی گئی - اخیر مین جس کے نام پر دس آیا - وہ چور بنی ایک
بڑی بوڑہی کو بیچ مین دائی بناکر بٹھا دیا - دائی نے چور کی آنکھین
بھیچین اور سب نے کہا تمہاری گود مین کیا - چور نے کہا مٹر -
اُنھون نے کہا تمہاری آنکھین چٹر پٹر ہو وین جو تم آنکھین کھولو
یہ کہکر کونون کھترون مین جا چھپین - ایک نے آواز دی چور چھوٹے
دائی کی بلا اُڈے - دائی نے چور کی آنکھین کھولدین چور ہکا بکا ادہر
اودھر دیکھتی پھرتی ہے ڈھونڈ بھال کے ایک آدہ کو پکڑا سو وہ چھپ
بیٹھ گئی چور کو کہنے لگی ہٹو جی یہ کیا سہی ہے - گاڑی بھر رستہ دو
چور نے رستہ دیا - اور نکل نکل کے بھاگین - چور ان کے پیچھے دوڑی

کسی نے دوڑ کے دائی کو چھو لیا - اور کہا دائی دائی - تیرے ساتون
بھائی - دوڑنے مین کوئی چور کے ہاتھ لگ گئی - یا ذرا سا چور کا ہاتھ
بھی کسی کو لگ گیا - یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی - تو اب یہ چور
بنی اور جو سات دفعہ چور بنی اس کا ایک ہاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے
دوپٹے سے باندھا - آدھا دوپٹہ ہاتھ مین پکڑے سارے مین
لئے کھتی پھرتی ہین - ہارین ساتون لینڈ بہارین - جب اُس نے
ٹھیک کرنا چارا قرار کیا - ہان بھئی بہاری - جب اُس کی ٹانگ کھولی
سات دن تک اسی طرح روز نئے سج دہج - انوکھے کھیل نرالی
باتین ہوتی رہین -

آٹھوین جمعرات کو پنکھے کی تیاری ہوئی - وہ بھاری بھاری
تلوان نئی نئی ٹکمن کے لال لال جوڑے - سونے کے سچّے جڑاؤ اور
موتیون کے گہنے پہنے - نک سے سک بناؤ سنگار کئے سارے
شہر کی عورتین امنڈ آئین - باغ گوناگون ہوگیا - دیکھنے والے اش
اش کرتے ہین طوطیان ہاتھ پسارتی ہین -

لو اب چار گھڑی دن باقی رہا چاندنی چوک کے باغ سے
پنکھا اٹھا -

دیکھو ہاتھی پر سونے کا پنکھا نیچے سچّے موتیون کی جھالر

اُس میں سچے آویزے ۔ اوپر سونے کا مور ۔ اُس کے پیٹ میں
گلاب کیوڑا بھرا ہوا ۔ پنجوں میں سے نکل نکل کے سب کو
معطر کرتا جاتا ہے آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں ۔ نفیری بجتی
ہوئی ۔ ہزارے چھوٹتے ہوئے ۔ سپاہیوں کے تمن باجا بجاتے
ہوئے ۔ پیچھے سلاطین اور امیر امراء ہاتھیوں پر سوار ۔ دو طرفہ
آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ ۔ اس دہوم دھام سے باغ کے دروازے
پر پنکھا پہنچا ۔ سب لوگ باہر ٹھہر گئے سلاطین پنکھا لے کر اندر
آئے ۔ بادشاہ سوار ہوئے ۔ چھوٹی چھوٹی توپیں سننے
گولنداز دہنا دھن چھوڑنے لگے ۔ پھیرہ پلٹنیں سلامی اتار آگے
ہوئیں ۔ اُن کے پیچھے تاشے باجے روشن چوکی والیاں ۔ تاشہ
ڈہول ۔ جھانجھ ۔ طبلہ ۔ نفیری ۔ بجاتی چلیں ۔ اُن کے پیچھے سلاطین
پنکھا لئے ہوئے ۔ پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادار میں سوار
خوجے مورچھل کرتے حبشنیاں ۔ ترکنیاں ۔ قلماقنیاں ۔ اردابیگنیاں
ہٹو بچو کرتی ۔ چوبدارنیاں خبرداری پکارتی ۔ شاہزادے
تخت کا پایہ پکڑے ۔ شاہزادیاں ۔ سلاطینوں کی بیگماتیں
نوکرین ۔ چاکرین ۔ لونڈیاں ۔ باندیاں ۔ شہر کی عورتیں پیچھے ساتھ
ساتھ چلیں ۔ اس وقت کی بہار دیکھو کبھی میٹھی پھوار پڑتی ہے

کبھی پھنیاں پھنیاں برسنے لگتا ہے۔ آسمان پر کالی گھٹا گھنگور گھمنڈ رہی ہے۔ زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور اُمنڈ رہی ہے۔ ادہر بادل کی گرج۔ بجلی کی چمک۔ ادہر گوٹے کی جھمک۔ جواہر کی دمک سے آنکھوں میں چکاچوندی آتی ہے۔ نفیری کی آواز قہر ڈہاتی ہے۔ محل میں گلیوں میں عورتوں کے غٹ کے غٹ (عورتوں کے جھول) چلے آتے ہیں۔ کوٹھوں پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں کہیں تل دہرنے کو جائے نہیں۔ تھالی پھینکو تو سر ہی پر گرے جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو۔ ایک چھت۔ بیر بہٹیاں سی دکھائی دیتی ہیں اس تجمل اور کروفر سے درگاہ میں شام کو پنکھا چڑھا کر پھر سب باغ میں آئے۔ روشنی کی تیاری ہوئی۔ حوض کے چوگرد نہر کی پٹڑیوں پر دو رستہ بانسوں کے ٹھاٹھر (ٹھاٹھوں) میں لال لال کنول۔ آن میں دغدغے روشن ہوئے چاروں طرف سے آگ سی لگ گئی۔ نواڑوں (چھوٹی کشتیاں) میں روشنی جیسے چھلاوہ حوض میں پھر رہے ہیں۔ درختوں میں قمقمے جگنو کی طرح چمک رہے ہیں۔ کہیں بادشاہزادی کا سانگ بن رہا ہے۔ کہیں ناچ رنگ ہو رہا ہے۔

رات اسی سیر و تماشے میں گزری۔ صبح کو سب بیٹے بیٹے

گھر گئے۔ توسیلہ ہو چکا۔

پھول والون کی سیر

دلی سے سات کوس جنوب کی طرف مہرولی ایک گاؤن ہے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے اس سبب سے یہ گاؤن خواجہ صاحب یا قطب صاحب کرکے مشہور ہے بادشاہون کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے یہان موجود ہین اور امیرون نے بھی سیر کے واسطے یہان مکان بنائے ہین۔ برسات مین یہان عجب کیفیت ہوتی ہے اکبر شاہ بادشاہ ثانی کو یہان کی آب و ہوا موافق تھی اور سیر بہت پسند تھی۔ اس سبب سے برسات کے موسم مین یہان آکر رہتے تھے۔ جس زمانے مین مرزا جہانگیر اکبر شاہ کے چہیتے بیٹے نظر بند ہو کے الہ آباد بھیجے گئے تھے تو نواب ممتاز محل اُن کی والدہ نے یہ منت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھٹ کر آئین گے تو حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولون کا چھپر کھٹ اور غلاف بڑی دھوم دھام سے چڑہاؤن گی۔

جب مرزا جہانگیر چھٹ کر آئے تو اُن کی والدہ نے اپنی منّت پوری
کی - غلاف اور پھولون کا چھپر کھٹ اور چھپر کھٹ مین پھول والون
نے اپنا ایجاد ایک پھولون کا پنکھا بھی بنا کر ٹکا دیا تھا - حضرت
خواجہ صاحب کے مزار پر چڑھایا اور بہت سا کھانا دانا فقیرون
کو لٹایا - بادشاہ کی خوشی کے سبب سے سارے قلعہ کے لوگ
اور شہر کی خلقت جمع ہوگئی - گویا ایک بڑا بھاری میلہ ہوگیا
اکبر بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا - ہر برس ساون کے
مہینے مین مقرر کر دیا - دو سو روپے پھول والون کو پنکھے کی تیاری
اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا
تھا - بلکہ اب بھی ہوتا ہے - جس کا جی چاہے دیکھ لے - دیکھو
مہینون پہلے بادشاہ کے ہان پنکھے کی تیاریان ہو رہی ہین
رنگ برنگ کے جوڑے طرح طرح کے اُن پر مصالحے ٹک رہے
ہین - فراش - سپاہی اور سب کارخانون کے لوگ خواجہ
صاحب روانہ ہوئے دیوان خاص بادشاہی محل جھاڑ جھوڑ فرش
فروش - چلون - پردے لگا آراستہ کیا -

ایک دن پہلے محل کا تیار روانہ ہوا - خاصگی رتھون مین
سواریان
توڑے دارین - تصرفی مین سب کارخانے والیان نوکرین چاکرین
عزت دار ۱۲

لونڈیان باندیان ہین - فوجے سپاہی ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین
خمریان رتھون کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور مانگتی
جاتی ہین -

اللہ خیر ہی خیر ہین - ہین گی - تیرے من کی مرادین
ملین گی ملین گی تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے تیرے بٹوے
مین پیسہ دھرا ہے دھرا ہے - تجھے مولے نوازے دیجا دیجا
دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے چڑھی بڑھی بیگماتین اور
شاہزادے نالکی اور عماریون مین ساتھ ہوئے - شہر کے باہر
سواری آئی - جلوس ٹھہر گیا - سلامی اتار قلعہ کو رخصت ہوا -
چھٹری سواری ہوادار یا سایہ دار تخت یا چھ گھوڑون کی بگھی مین
خواجہ صاحب مین داخل ہوئے -

دیکھو سنہری بگھی اوپر نالکی نما بنگلہ - اوپر چھجہ - ان پر سنہری کلسیان
ہین - کوچبان لال لال باناتی کی کرتیان - پھندنے دار گردان ٹوپیان
کلابتونی کام کی پہنے ہوئے - گھوڑون کی پیٹھ پر بیٹھے ہانکتے جاتے
ہین - آگے آگے سانڈنی سوار - پیچھے سوارون کا رسالہ - آبدار
جھنڈا لئے - چوبدار عصا لئے گھوڑون پر سوار بگھی کے ساتھ
ساتھ اڑادئے جاتے ہین - ایلو بادشاہی محل سے سے کر

تالاب اور جھرنہ اور امریون اور ناظر کے باغ تک زنانہ ہو گیا جابجا
سراپنچے کنچ لگ گئے۔ سپاہی اور خوجون کے پہرے لگ گئے۔ کیا
مقدور غیر مرد کے نام کا پنچھی بھی کہین دکھائی دے جائے
محل کی خنگلی ڈیوڑھی سے بادشاہ ہوا دار مین اور ملکہ زمانی تام
جھام مین اور سب ساتھ ساتھ سواری کے جھرنے پر آئے بادشاہ
اور ملکہ زمانی بارہ دری مین بیٹھے۔ اور سب ادھر ادھر سیر کرنے
لگین۔ کڑاھیان چڑھگیئن۔ پکوان ہونے لگے۔ امریون مین جھولے
پڑ گئے۔ سودے والیان آ بیٹھین۔ دیکھو کوئی حوض اور نہر کی
پٹریون پر لٹک لٹک پھرتی ہے۔ کوئی کھڑانوین پہنے کھٹ کھٹ
کرتی ہے۔ کوئی آپس مین ہاتھ پکڑے ٹھمک چال چلی آتی
ہے۔ کوئی امریون مین جھولے پر بیٹھی گاتی ہے۔ جھولا کن ڈالو
ہے امریان۔ باگ اندھیرے تال کنارے۔ مور لا جھنگائے
بادر کاسے برسن لاگین بوندین پھنیان پھنیان۔ جھولا کن ڈالو
ہے امریان۔ سب سکھی مل گئین جھول جھلیان۔ جھولی جھولی
ڈولین شوق رنگ سیان جھولا کن ڈالو ہے امریان ٭

البیلو بانکا اکھڑی ایک کو ہلسا رہی ہے۔ اے سکھی زنانی۔ اے
بی دشمن۔ اے بی جان من اچھی چاو پھسلنے پتھر پر سے پھسلین

وہ کہتی ہیں بی ہوش میں آؤ اب تو اُن باتون سے صدقے دو۔ اپنی عقل کے ناخون لو۔ کہین کسی کی ماں بہنین بیٹیان ہو کر اتنا دل اٹھانے لگین واری کہ تم ہوئیں نا۔ ہزار ہا سسرال ہو پہنچتی ہیں۔ تو نجیبون باندیون کو بھیجواؤ آپ سیر دیکھو۔ چلو بی مین تمہارے بہلاوے مین نہین آتی۔ تم یونہی چھیڑ دلاسے کیا کرتی ہو۔ نہین نہین ہم تو آپ ہی کھیلین گے۔ اچھا تم نہین مانتین تو دیکھو مین حضور سے جا کر عرض کرتی ہون۔ دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ چپکی ہو بیٹھین

وہ جھوم جھوم بادلون کا آنا اور بجلی کا کوندنا۔ مینھ کی چھم چھم پانی کا شور ہوا کی سائین سائین کوئل کی کوک پپیہے کی آواز۔ مور کی جھنکار بھانے کی للکار عجیب بہار دکھا رہی ہے۔ پہاڑون پر سبزہ لہلہا رہا ہے بگلین پیڑون سے لاڑنا فرمان کھل رہا ہے۔ مینھ سے رنگ کٹ کٹ کے زمین پانی بہ رہا ہے۔ آم کا ٹپکا لگ رہا ہے باغین پٹاپٹ گر رہے ہین۔ دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہین۔ لو شام ہوئی جھولنی سے آواز دی خبردار ہو بادشاہ سوار ہوتے ہین۔ اب وہ سب کچھ چھپا کے چپکا کے سرا ہی کے ساتھ ہو لیے۔ نوکرین چاکرین گٹھری مٹھری سینت سنبھال پیچھے ہٹو بچو کرتی دوڑین۔

لو اب پندرہ دن تک اسی طرح روز جھرنے اور تالاب اور لاٹھ کا

زنانہ ہوگا۔ اسی سیر تماشے مین گذریگا۔

تین دن سیر کے باقی رہے۔ پھول والون نے بادشاہ کو
عرضی دی۔ دو سو روپیہ جیب خاص سے اُن کو پنکھے کی تیاری
کا مرحمت ہوا۔ تاریخ ٹھہر گئی۔ شہر مین نفیری بج گئی۔ جھرنے
کا زنانہ موقوف ہوا۔

دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی جن کے مکان
تھے وہ تو اپنے مکانون مین آدھمکے اور مقدور والون نے
دس دس و دو دو سو پچاس پچاس روپے کو تین دن کے لئے
کرایہ کو لے لئے۔ غریب غربا کو جہان جاے مل گئی وہین
بیچارے اتر پڑے۔ بعضے فاقہ مست لنگوٹی مین مست رہنے
والے تین دن کے دن روٹیان گھر سے پکوا۔ کپڑے بغل مین
مار پنکھا دیکھنے پہنچے۔ پنکھا درگاہ تک بھی نہ پہنچنے پایا کہ وہ
اپنے گھر کو چنپت ہو رہے۔ او صاحب یہ بھی ہو لگا کر شہر میدان
مین مل گئے۔ بھرات کے اُن سارے شہر کے امیر غریب
دوکاندار ہزارہا ہزار مجتمع ہوگئے۔ شہر سنسان ہو گیا۔
یہان کی کیفیت دیکھو کسی مکان مین آ بیٹھے۔ فرش بچھے
مسند تکیے۔ چاندی کے پلنگ۔ باناتی پردے۔ مہین مہین چلونین

پکار رہا ہے - پیا سون سہیل ہے مولی کے نام کی - کوئی کہتا ہے تیرے کر پاس ہے تو دیجا نہین پی جا راہ مولی - گگڑ والے حقہ پلاتے پھرتے ہین - ہیجڑے دکانون پر چھلا دے مورے ثا ئین گاتے او ر مانگتے پھرتے ہین - نونگی والے گا رہے ہین ہم پردیسی یاد نے جورین کیو بسرام - بھور بھئے اُٹھ جا ئین گے بسے تہارو گام - ہم پردیسی رے کہ جا بہا ہم پردیسی رے - مداری کے تماشے - یہان چہل بے ہورہے ہین - شہدے امیرون کے دکانون کے نیچے شور مچا رہے ہین - بینوا آزاد خمرے رسول شاہی چار ابرو کی صفائی کئے ہوئے - اپنی اپنی سدا کہہ رہے ہین - کچھ راہ خدا دیجا تیرا بھلا ہوگا - بھلا کر بھلا ہوگا دواکر نفع ہوگا - غنیمت جان لے بابا جو دم ہے اللہ ہی اللہ ہے - کیا خوب سودا نقد ہے - اِس ہاتھ دے اِس ہاتھ لے رام رام کرلے پنچھی - یہ کایا نہین پاوے گا - کنکر چن چن محل بنایا سورکہے گھر میرا رے - نا گھر میرا نا گھر تیرا چڑیون رین بسیرا رے - رام رام کر لے اچھے بندے یہ کایا نہین پاوے گا - ماٹی اوڑھنا ماٹی بچھونا ماٹی کا سرہیانا رے - ماٹی کا کلبوت بنا اُس مین کلب سمایا رے - رام رام کرلے اچھے بندے یہ کایا

(حاشیہ: فقیرون کا فرقہ - فرقہ - بیوقوف - مٹی - قالب - قلب)

پھیر نے بھن یاد دے گا۔ کہین سیفی پیڑین چادر بچھائے کھڑے
کھڑے ہین۔ عزیز و حق تعالے کبریا ہے۔ شرف جس نے
بہتر کر دیا ہے۔

لو اب تیسرا پہر ہوا۔ ادھر شاہزادون کی سواری۔ ادھر
پنکھے کی تیاری ہونے لگی۔ شہر کے رئیس اور امیر و غریب
اچھے اچھے رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر سج دھج نرالی
انوٹ انوکھی وضع سے اپنے اپنے گھرون برآمدون چھجون کوٹھون
چبوترون پر ہو بیٹھے۔

ایلو! وہ پہلے آتشباز قلعی گر زردوزون کے پنکھے نفیری
بجتی ہوئی امیرون کے مکانون کے نیچے ٹھہرتے ٹھہراتے
انعام لیتے لواتے چلے آتے ہین۔

آہا ہا! دیکھنا! وہ پھول والون کے پنکھے کس دھوم سے آئے
کیا بہار کے پنکھے ہین۔ آگے آگے پھولون کی چھڑیان ہزارے
چھوٹتے نفیرے والے کس مزے سے [illegible] ہرا پیا گیا ہے ہر بس
سوہے چونری کو ان رنگا دو ہے۔ بیر ساون آیو ری۔ نفیری مین
گاتے ٹھٹکتے ٹھنکاتے روپے رولتے چلے آتے ہین۔ پیچھے
شاہزادے ہاتھیون پر سوار۔ آگے سپاہیون

کی قطار تاشہ مرفہ بجاتے ہوئے پیچھے خواصی ہیں نجتار پیچھے
سوچھل کرتے ہوئے۔ نقیب چوبدار پکارتے ہوئے ۔ صاحب
عالم پناہ چلے آتے ہیں۔ ان کے پیچھے اور امیر امرا کے ہاتھی
پیچھے آتے ہیں دیکھو رستے میں کیسے کھوا اچھلتا ہے ۔
آدمی پر آدمی گرتا ہے۔ کوٹھے پیچھے مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے
پڑتے ہیں ۔ وہ میٹھی میٹھی پھوار۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ
نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے ۔ وہ سہانا سہانا جنگل
اور وہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے ۔ اس دھوم
دھام سے شام کو بادشاہی محلوں کے نیچے پہنچے آئے شاہزادے
ہاتھی پر سے اتر کے اپنے گھروں پر آبیٹھے ۔ اور سب پیدل
ہو گئے ۔ حضور چلونوں میں اوپر بیٹھے ہیں ۔
اب نفیری والوں کی سیر دیکھو کیسی جان توڑ توڑ کر
نفیری بجا رہے ہیں ۔ خرچہ اوپر سے چھپا چھن ان کی
جھولیوں میں روپے پھینک رہے ہیں ۔ انعام سے
لے کر رخصت ہوئے پہنچے درگاہ میں جا کر جیٹھ ہا دے
رات بھر ناچ رنگ کی شغلیں ہو رہیں ۔ ڈھولک ۔ ستار
طنبورہ ۔ طبلہ ۔ کھڑکتا رہا ۔ صبح کو سونے چاندی کے چھلے

انگوٹھیان - اکے - نونگے - پونھون کے پنچھے - موتیون کے ہار انگوٹھیان - شیشون کے ہار - اور لال سبز زرد - اودے پچرنگے - سوت کے ڈورے - ہنکھیان - پڑاٹھے - پنیر - کھویا یہان کی سوغاتین دے لو - چلنا شروع کیا - شام تک سب سیلہ بکھری ہو گیا -

بادشاہ ساری برسات یہین گزارین گے - سیر وشکار کل سلطنت کے کاروبار سرانجام ہوتے رہین گے -

دیکھو جو بیگماتین سیر مین نہین آئین انھون نے اپنے چہوتون کو قلاقند - موتی پاگ - لڈو کی ہنڈیان آٹے سے منہ بند کرکے چٹھیان لگا اور ہٹون مین اشرفیان روپے ڈال - چوبدارون اور خواصون کے ساتھ بہنگیون مین بھیجین سب نے پانچ پانچ - چار چار - دو دو روپیے چوبدار اور خواصون کو انعام کے دیئے - اور ان کے لئے سوغاتین یہان سے بھیجین لو صاحب پھول والون کی سیر ہو چکی -

بادشاہ کا جنازہ

قدیم سے یہ بات مشہور ہے کہ جو کوئی بادشاہ مرجاتا تھا تو اس کے مرنیکی

خبر مشہور نہین کرتے تھے۔ یہ کہدیتے تھے کہ آج گھی کا کپا لنڈھ گیا
تھا۔ اُدہر لاش کو چپ چپاتے قلعہ کے تلائی دروازے سے اُس کا
جنازہ دفن کرنے بھیجدیتے تھے۔ نوبت نقارے اُلٹے اور کڑاہیان
چولہون پر سے اُتار دیتے تھے۔ سب رسمین خوشی کی موقوف
ہوجاتی تھین۔ دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی شادیانے
بجنے لگے۔ سلامی کی توپین چلنے لگین۔ بعضے یہ بھی کہتے ہین کہ
بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لاکے رکھتے تھے۔
دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تھا اُس کے منہ پر پاؤن رکھکر تخت
پر بیٹھتا تھا۔ اکبر بادشاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف
ہوگئی تھی۔

بیگم کا جنازہ

دیکھو [illegible] بیگم کے جنازے کا صندوق ہے۔ سر سے پاؤن تک
تمامی نالکی پر بچھی ہوئی ہے۔ بیٹے پوتے امیر امرا نالکی کے ساتھ
ساتھ منہ پر رومال رکھے۔ آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہاتے ہوئے
غم کی حالت مین ادب سے چلے جاتے ہین۔ دیکھنے والون کے
دل بھرے آتے ہین۔ کلیجے منہ کو آتے ہین۔ آگے آگے خاصے
گھوڑے۔ سپاہیون کے تمن اُلٹی بندوقین کندہون پر رکھے

تاشہ ہرفہ اُلٹا کئے پیچھے ہاتھی ۔ ہاتھیوں پر شیرمالین ۔ روپے اٹھنیاں ۔ چونیاں ۔ دوانیاں اور ٹکے خیرات کر ۔ ٹکے ہوئے اچھے [illegible] ۔ سارے شہر [illegible] پیٹنے کو ساتھ ہی چلی آتی ہے ۔ عورت و مرد بے اختیار دھاڑین مار مار کر روتے ہیں ۔ جامع مسجد مین جنازہ آیا ۔ حوض پر جنازے کی نالکی رکھی گئی ہزارون آدمی جمع ہو گئے سب نے جنازے کی نماز پڑھی ۔ وہان سے شہر کے باہر جنازہ آیا سب جلوس رخصت ہوا خاص خاص لوگ جنازے کے ساتھ گئے ۔ حضرت خواجہ صاحب کی درگاہ مین جنازہ دفن کیا شیرمالین ۔ اٹھنیان چونیان دوانیان اور ٹکے محتاجون کو بانٹے خادمون کو روپے دیے فاتحہ پڑھی ۔ قبر پر دو شالہ ڈالا ۔ ایک حافظ قرآن شریف پڑھنے کو ۔ ایک پہرہ حفاظت کو مقرر کر کے سب رخصت ہوئے ۔ بادشاہ کے ہان سے برداشت اور حاضری کا معمول مرحمت ہوا ۔

پھول

دیکھو اور دوسرا یا تیسرے دن صبح کو پھولون کی تیاری ہوئی اچھے سے اچھا کھانا پک رہا ہے ۔ ڈھیر سے الایچی دانے آئے ۔

سب لوگ جمع ہوئے۔ ایک ایک سیپارہ قرآن شریف کا سب نے پڑھ کے سارا قرآن پورا کیا۔ الائچی دانون کے ایک ایک دانے پر ملکے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھا۔ پھر ختم ہوا قرآن شریف اور کلمون کا ثواب مرحوم کی ارواح کو بخشا۔ الائچی دانے سب کو بٹ گئے بہت سا کھانا اور جوڑہ دوشالہ اللہ کے نام دیا۔ اپنے اپنے مقدور کے عزیز واقربا ؤن نے حاضری کے روپے دیے۔ دستر خوان بچھا سب نے کھانا کھایا۔ رخصت ہوئے۔

اندر محل مین بادشاہ آئے۔ بہو۔ بٹیون۔ داماد۔ بیٹیون کو سوگ اتروانے کے دوشالے۔ بیویون کو رنڈ سالے مرحمت فرمائے۔ اُس وقت کا کہرام دیکھو۔ کلیجا پھٹا جاتا ہے۔ بے اختیار رونے کو جی چاہتا ہے۔ ہائے ان کی سب اُمیدین خاک مین مل گئین۔ ساری حسرتین دل کی دل ہی مین رہ گئین۔ حضور بھی آبدیدہ ہوئے۔ اور بہت تسلی وتشفی کی۔ اور فرمایا۔ اما صبر کرو صبر کرو۔ رونے پیٹنے سے کچھ حاصل نہین۔ تقدیر الٰہی مین کسی کو دم مارنے کی جا ہے نہین۔ صبر کے سوا یہان اور کچھ علاج نہین نوین دن دسوین کی فاتحہ۔ انیسوین دن بیسوین کی فاتحہ ہوئی ایک ایک جوڑا دوشالے سمیت اور بہت سی باقرخانیان اور میٹھے کی طشتریان

اللہ کے نام دین اور دو دو باقر خانیان ایک ایک میٹھے کی طشتری
سب کو نام بنام تقسیم ہوئین - آٹھ سات دن پہلے بانس کی کھپچیون
کی کھانچیون مین سات سات طرح کی مٹھائیان طشتریون مین لگا بسبے
کے بچھے ہوئے لال جھنی کے کنٹے کس توڑے پوش ڈال بھنگیون
مین لگا لگا کے چوبدارون کے ہاتھ نام بنام سب کے ہان پہنچین - جب
کھانچیان بٹ چکین - چالیسوین کی تاریخ مقرر کر کے سفید کاغذ پر رقعے
لکھوا کنبے مین بھیجے - میر عمارت کو قبر کی تیاری کا حکم ہوا - اُسنے
پہلے قبر کا کڑا کھلوایا - گلاب کیوڑے کے شیشے - اور عطر اندر ڈالکر
اوپر پکی قبر بنوا - اوپر سنگ مرمر کا تعویذ کھڑا فرش لگا کے قبر تیار
کر دی - انتالیسوین دن رات کو بہت سا کھانا پکا سب کنبے کے
لوگ اکٹھے ہوئے - دیکھو جس جائے انتقال ہوا وہان ایک کھانے
کا توره - اور جوڑہ - دوشالہ جانماز - تسبیح - مسواک - کنگھا - جوتی
کشتی مین لگا کے اور تانبے کے برتن غوری رکابی - طشتری قفلی
بادیہ - کٹوره - سفلدان - پتیلا - پتیلی - لگن - لگنی - سینی چمچہ
کفگیر - تھالی - سرپوش - چلمچی - آفتابہ - بیندانی وغیرہ رکھے گئے
اور دو لال سبز طوغین سوا من چربی کی سرہانے روشن ہوئین -
رات بھر رونا پیٹنا رہا - صبح کو سب قبر پر آئے - کمخابی شامیانہ چاندی

کی چوبون پر قبر کے اوپر کھڑا ہوا۔ اُس کے گرد پھولون کا چھپر کھٹ
بنا۔ بیچ مین کمخاب کا قبر پوش پھولون کی چادر ڈالی۔ سرہانے کھانے
کا تورہ اور برتن رکھے۔ لوبان اگر روشن ہوا۔ جوڑہ قبر کو پہنایا
پائنتی جوتی رکھی۔ زنانہ ہوا۔ بیگماتین آئین خوب روئین پیٹین۔
باہر ختم ہوا۔ الائچی دانے ختم کے سب کو بٹے پھر قوالی ہوئی۔ قوالی
کے بعد سب نے کھانا کھایا۔ اللہ کے نام بٹوایا تیسرے پہر کو پھر
ختم ہوا۔ وہ تورہ جوڑہ برتن وغیرہ سب خادمون کو دئے۔ اپنے
گھر آئے۔ سہ ماہی چھ ماہی کی فاتحہ وہی دسوین بیسوین کی طرح
ہوئین۔ برسی کی فاتحہ مین تورہ جوڑہ برتن وغیرہ مرنے کی جائے
نہین رکھے گئے۔ اور نہ وہ ظروفین روشن ہوئین باقی رسمین چالیسوین
کی طرح ہوئین۔ پہلے سال جو مُردے کی فاتحہ ہوتی ہے اُسے برسی
کہتے ہین۔ اُس کے بعد پھر جو ہر سال برسوین دن فاتحہ ہوگی
وہ دیسہ کہلاتا ہے۔ بزرگون اور بادشاہون کے دیسے کو عرس
کہتے ہین۔

تقریظ

عالی جناب معلی القاب صاحب عالم و عالمیان شاہزادہ میرزا محمد سلیمان شاہ صاحب گورگانی سرپرست خاندان تیموریہ

مین نے اس کتاب موسوم بہ بزم آخر کو جس مین ہمارے دو آخری بزرگون کا طریق معاشرت لکھا ہے ملاحظہ کیا۔ چونکہ یہہ کتاب ہمارے قدیم متوسل منشی فیض الدین نے جو قلعہ مین پرورش پاکر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب عالم بہادر یعنے حضرت والد مغفور کی خدمت مین ہمیشہ حاضر رہے لکھی ہے۔ اس لئے مین تصدیق کرتا ہون کہ جو کچھہ اس مین لکھا گیا ہے وہ ٹھیک و درست ہے۔ مؤلف نے صاحب مطبع ارمغان دہلی واقع ترکمان دروازہ کی فرمائش سے اس

کتاب کو لکھا اور نہایت دلچسپی کے ساتھ لکھا +۔

دستخط خاص شاہزادہ صاحب موصوف الصدر

صد پارہ دل (یعنی) تذکرہ مشاہیر عالم

مؤلفہ نامور مورخ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر جس مین حسب ذیل سوانح عمریان درج ہین قیمت ۱۲؎ خلیفہ ناصر الدین اللہ۔ زبیر ابن عوام۔ عبداللہ ابن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط۔ مانی۔ جالینوس۔ سائدین۔ اعز الدین حسین حاتم طائی۔ والبصی۔ جبلہ بن ایہم۔ محمد بن تومرت المہدی المغربی۔ ابو عثمان سعید بن مسجح۔ سباتائی سیوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ۔ سب کے حالات درج ہین

ایضاً جلد دوم

جس مین حسب ذیل سوانح عمریان درج ہین قیمت ۱۲؎ دونون جلدون کے یکمشت خریدار کو محصول کی رعایت۔ ابو الاسود دولی۔ احمد بن طولون ابو الضحاک۔ عمرو بن معدی کرب زبیدی۔ نابغہ زبیانی۔ اسکندر اعظم سمسون۔ ابن قراقر شلمغانی۔ الحکم المستنصر۔ محمد ابو عبداللہ الزقیر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج۔ دمشقی مہوس۔ مسجد ایا صوفیہ۔ مسجد اقصی۔ صلیبی جہاد۔

ازواج النبی صلعم جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہین اور مخالفین اسلام کے مدلل جواب قیمت ۱۰/

مخدرات مشاہیر عالم

مؤلفہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر جس مین حسب ذیل ناموراور ممتاز خاتونان ارض کے مشرح و مفصل حالات زندگی جن مین بعض اسلام کے پہلے کی خاتونین ہین اور کچھہ اسلام کے بعد کی لکھے ہین - سمی رامس ملکہ بابل - ہند بنت نعمان لیلائے اخیلیہ - شہدہ کاتبہ - زلیخا ملکہ مصر - ملکہ سجاح - ام سلمہ زوجہ سفاح قطر الندی - بلقیس ملکہ سبا - اولنا ملکہ روس - علیہ بنت مہدی - خدیجہ بنت القیم - ملکہ استیر اسرائیلہ - کتھرائن ملکہ روس اول - زبیدہ خاتون ام ہانی مریم - قلوپطرا - میڈم ڈی اسٹائل - ام الخیر رابعہ بصریہ - فاطمہ فقیہا ملکہ زبا - ام ابان - رابعہ شامیہ - فاطمہ نیشاپوریہ - ملکہ زنوبیہ - نوار زوجہ فرزدق مضغہ - مخہ - زبدہ - ہلینہ - جون آف آرک - ام علی تقیہ -

ایضا جلد دوم

جس مین حسب ذیل سوانحعمریان درج ہین - ویدون ملکہ سور - پرتھال - ایڈلین راخیل - ماریہ رولان فلیون - عاتکہ بنت معاویہ - تذکار بائی خاتون از شمسیہ فریدہ - عفرا - عائشہ بنت طلحہ - ہاپےشیا - خرقار - ریا بنت الفرق سلمی جفیاف - ظریفہ بنت صفوان - ام حکیم بنت قارظ -

المشتہر شیخ نظر حسین - مالک مطبع رحمانی - دہلی - محلہ گڑھیا - بازار جامع مسجد